THU.26.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 330
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 26/ڈسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 330
22/جمادی الثانی 1446ھ
قیمت00=3 روپئے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

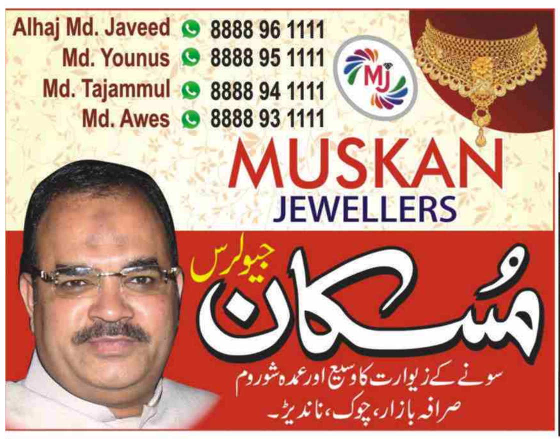

قزاقستان میں آذربائیجان ایئرلائنز کا طیارہ حادثے کا شکار، متعدد مسافرین ہلاک

آکتاؤ:25/ڈسمبر (ایجنسیز) قزاقستان کے شہر آکتاؤ کے قریب ایک آذربائیجان ایئرلائنز کا طیارہ بدھ (25 دسمبر) کو حادثے کا شکار ہوگیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق، طیارے میں کچھ مسافر زندہ بچ گئے ہیں، تاہم اس حادثے میں ہونے والے جانی نقصان کے بارے میں ابھی تک مکمل تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔ قزاقستان کی ایمرجنسی سروسز کے مطابق، طیارے میں آگ لگ گئی تھی جسے فوری طور پر بجھانے کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے۔ زخمی مسافروں کو نزدیکی اسپتال منتقل کیا گیا ہے جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ آذربائیجان ایئرلائنز نے تصدیق کی کہ طیارہ، جو ایمبر ائر 190 ماڈل کا تھا اور پرواز نمبر J2-8243 کے تحت باکو سے گروزنی جا رہا تھا، حادثے کا شکار ہوا۔ طیارہ گروزنی کے قریب شدید کہر کے باعث اپنا روٹ تبدیل کر کے قزاقستان کے آکتاؤ کے قریب ایمرجنسی لینڈنگ کرنے پر مجبور ہوگیا۔ روسی خبر رساں ایجنسیوں نے اطلاع دی ہے کہ طیارے کا روٹ گروزنی میں کہر کے باعث تبدیل کیا گیا تھا۔ آذربائیجان ایئرلائنز کی جانب سے ابھی تک اس حادثے پر کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا گیا ہے، تاہم ایمرجنسی سروسز نے فوری طور پر امدادی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ طیارے میں کاک پٹ عملہ سمیت 67 افراد موجود تھے، جن میں سے کچھ کے زندہ بچنے کی خبریں سامنے آئی ہیں۔ قزاقستان کے حکام نے طیارے کے ملبے تک پہنچ کر امدادی کام شروع کر دیا ہے اور اس بات کی تحقیقات کی جا رہی ہیں کہ حادثے کی اصل وجہ کیا تھی۔ ایمرجنسی سروسز نے تمام متاثرہ افراد کے لیے امداد فراہم کرنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ یہ حادثہ فضائی تحفظ کے حوالے سے ایک اور چیلنج پیش کرتا ہے اور اس کے بعد، عالمی ہوابازی کے اداروں اور ایئرلائنز نے اس واقعے پر گہری نظر رکھی ہوئی ہے۔ قزاقستان میں اس حادثے کے بعد کے حالات میں مزید معلومات کا انتظار کیا جا رہا ہے تاکہ اس حادثے کی تفصیلات معلوم کی جا سکیں۔

سیاسی بدلہ کے لیے عدلیہ کو ہتھیار بنایا جا رہا
شیخ حسینہ کے بیٹے واجد کا حکومت پر سنگین الزام

ڈھاکہ:25/ڈسمبر (ایجنسیز) بنگلہ دیش میں ایک طرف اقلیتوں پر تشدد کے معاملے سامنے آ رہے ہیں، اور دوسری طرف سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے خلاف لگاتار نئے مقدمات درج ہو رہے ہیں۔ سابق وزیر اعظم کے خلاف یکے بعد دیگرے ہو رہے ان مقدمات پر ان کے بیٹے سجیب واجد نے محمد یونس کی قیادت والی عبوری حکومت پر سنگین الزام عائد کیا ہے۔ انھوں نے یونس حکومت پر سیاسی بدلہ کے لیے عدلیہ کو ہتھیار بنانے کا الزام لگایا ہے اور اس تعلق سے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ دراصل بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کی طرف سے سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی حوالگی کے لیے ہندوستان کو سفارتی نوٹ بھیجا گیا ہے، جس کے بعد واجد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کے ذریعہ اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے اپنے پوسٹ میں لکھا ہے کہ محمد یونس کی قیادت والی غیر منتخب حکومت عوامی لیگ کی قیادت کو پریشان کرنے کے لیے اقدام اٹھا رہی ہے۔ حکومت کی طرف سے مقرر کیے گئے جج اور پراز یکیوٹر بین الاقوامی جرائم ٹریبونل کے ذریعہ سیاسی بدلہ کے لیے مضحکہ خیز تحقیقات کر رہے ہیں۔ سجیب واجد کا کہنا ہے کہ کنگارو ٹریبونل اور اس کے بعد حوالگی کے لیے گزارش ایسے حالات میں کیے گئے ہیں جب ملک میں سینکڑوں لیڈران اور کارکنان کو انصاف سے پرے ہٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ ہتک آمیز قتل کے الزامات لگائے گئے اور قانونی ایجنسیوں نے ہزاروں لوگوں کو ناجائز طریقے سے قید کیا۔ اتنا ہی نہیں، ملک میں روزانہ لوٹ پاٹ، بربریت اور آگ زنی سمیت پُرتشدد حملے بھی ہو رہے ہیں۔ سجیب واجد نے بتایا کہ 22 دسمبر کو آئی سی ٹی ٹریبونل کے ایک چیف پراز یکیوٹر تیج الاسلام نے عوامی لیگ کی چیف اور سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے خلاف قصداً غلط خبر پھیلائی کہ انٹرپول نے ان کے خلاف ریڈ نوٹس جاری کیا تھا۔ یہ شیخ حسینہ کی حوالگی اور یونس کے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مضحکہ خیز تجربہ کرنے کی ایک مایوس کن کوشش تھی۔ سجیب نے کہا کہ میڈیا میں جھوٹ ظاہر ہونے کے بعد اسی پراز یکیوٹر نے اپنا بیان بدل دیا۔ اب آفیشیل طور پر حوالگی کے لیے ہندوستان کو گزارش نامہ بھیجا ہے۔ ہمارا کہنا ہے کہ جولائی اور اگست کے درمیان حقوق انسانی کی خلاف ورزی کے ہر ایک واقعہ کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے سے جانچ کی جانی چاہیے۔ لیکن ملک میں یونس کی قیادت والی حکومت نے عدلیہ کو ہتھیار بنا لیا ہے۔ ہمیں نظامِ انصاف پر کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

افغانستان میں پاکستان کے فضائی حملے، متعدد ہلاکتیں

کابل - 25/دسمبر۔ (ایم این این) ایک جرات مندانہ اور انتہائی متنازعہ اقدام میں، پاکستان نے منگل کی شام افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے پکتیکا میں کئی علاقوں پر فضائی حملے شروع کیے، افغان فضائی حدود کی خلاف ورزی کی اور طالبان حکومت کی شدید مذمت کی۔ حملوں میں تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے کارندوں کے مبینہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا، لیکن طالبان کا دعویٰ ہے کہ اس حملے کو "وحشیانہ بمباری" کے طور پر بیان کرتے ہوئے، وزیرستان کے پناہ گزینوں سمیت شہری ہلاکتوں میں شامل تھے۔ طالبان کی وزارت دفاع نے ان حملوں کو ایک "بزدلانہ کارروائی" اور "بے مثال جارحیت" قرار دیا اور جوابی کارروائی کا عزم کیا۔ امارت اسلامیہ افغانستان اس وحشیانہ عمل کی شدید مذمت کرتی ہے جو کہ بین الاقوامی اصولوں کی صریح خلاف ورزی اور افغان خودمختاری پر براہ راست حملہ ہے۔ مقامی رپورٹس افراتفری اور خوف کی ایک سنگین تصویر پیش کرتی ہیں۔ طالبان حکام نے رہائشیوں پر زور دیا کہ وہ اپنے فون بند کر دیں اور سم کارڈ ہٹا دیں تاکہ ہوائی جہاز کے ذریعے ٹریک نہ کیا جا سکے۔ عینی شاہدین نے دعویٰ کیا کہ حملوں میں نہ صرف ٹی ٹی پی کے مشتبہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا بلکہ ایک پناہ گزین کیمپ کو بھی نشانہ بنایا گیا، جس سے بچے اور دیگر عام شہری ہلاک اور زخمی ہوئے۔ فضائی حملوں نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان پہلے سے کشیدہ تعلقات کو مزید خراب کر دیا ہے۔ اسلام آباد نے بارہا طالبان پر ٹی ٹی پی کے عسکریت پسندوں کو پناہ دینے کا الزام عائد کیا ہے، جس کی طالبان حکومت انکار کرتی ہے۔ حالیہ مہینوں میں، سرحد پار جھڑپوں اور باغیوں کی پراکسی حمایت کے بڑھتے ہوئے الزامات کے ساتھ کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ حملے کا وقت پیچیدگی کی ایک اور تہہ کا اضافہ کرتا ہے۔ حملے کے وقت پاکستان کے خصوصی ایلچی محمد صادق کابل میں طالبان حکام کے ساتھ اعلیٰ سطحی مذاکرات میں مصروف تھے۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ یہ واقعہ غیر متزلزل سرحد کو مستحکم کرنے کی کوششوں کو پٹڑی سے اتار سکتا ہے اور دونوں حکومتوں کے درمیان بداعتمادی کو مزید گہرا کر سکتا ہے۔ ایک افغان سیاسی تجزیہ کار نے ممکنہ نتائج پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "پہلے سے ہی نازک صورتحال میں یہ ایک خطرناک اضافہ ہے۔ اس طرح کے اقدامات افغانستان اور پاکستان کو مزید الگ کر سکتے ہیں، جس سے دونوں ممالک کو درپیش سرحدی اور سیکورٹی چیلنجوں سے نمٹنا اور بھی مشکل ہو جائے گا۔" پاکستان نے ابھی تک اس آپریشن کے بارے میں کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا ہے۔ تاریخی طور پر، اسلام آباد نے افغان سرحد کے قریب ٹی ٹی پی کے مضبوط ٹھکانوں کو ختم کرنے کے لیے اس طرح کی دراندازیوں کو ضروری قرار دیا ہے۔ تاہم، ناقدین کا کہنا ہے کہ ان کارروائیوں سے تعلقات میں تناؤ بڑھ رہا ہے اور شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کابل میں، حملوں نے غم و غصے کو جنم دیا ہے، جس میں فوری بین الاقوامی مداخلت کی اپیل کی گئی ہے۔ طالبان کی وزارت دفاع نے اس بات پر زور دیا کہ "اس طرح کی یکطرفہ کارروائیوں سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا" اور پاکستان کو مزید دراندازی کے خلاف خبردار کیا۔ فضائی حملے وسیع تر علاقائی عدم استحکام کے لیے ایک فلیش پوائنٹ بن گئے ہیں، جو افغانستان اور پاکستان کے تعلقات کی بڑھتی ہوئی پیچیدگی کی طرف توجہ مبذول کر رہے ہیں۔ جیسا کہ بین الاقوامی برادری قریب سے دیکھ رہی ہے، یہ سوال باقی ہے کہ کیا سفارتی ذرائع مزید کشیدگی کو روک سکتے ہیں یا یہ خطہ ایک گہرے تنازعے کی طرف گامزن ہے۔

مرکزی حکومت نے 7 سینئر سکریٹریز کا تبادلہ کیا

25/ڈسمبر (ایجنسیز) مرکزی حکومت نے 25 دسمبر کو ایک بڑا فیصلہ لیتے ہوئے 7 سینئر سکریٹریز کو ٹرانسفر کر دیا ہے۔ جو اہم تبادلے ہوئے ہیں ان میں رچنا شاہ کو ڈی او پی ٹی کا سکریٹری، ارونیش چاؤلا کو ریونیو کا سکریٹری اور ونیت جوشی کو اعلیٰ تعلیم کا سکریٹری بنایا گیا ہے۔ کابینہ کی تقرری کمیٹی (اے سی سی) نے سینئر آئی اے ایس افسران کے تبادلوں کو منظوری دے دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ رچنا شاہ کیرالہ کیڈر کی آئی اے ایس افسر ہیں۔ بہار کیڈر کے آئی اے ایس ارونیش چاؤلہ سنسکرت ڈپارٹمنٹ کی اضافی ذمہ داری بھی سنبھالیں گے۔ منی پور کیڈر کے آئی اے ایس ونیت جوشی موجودہ وقت میں منی پور کے چیف سکریٹری ہے۔ آیئے نیچے دیکھتے ہیں کس افسر کو کس شعبہ میں منتقل کیا گیا ہے: رچنا شاہ کو ڈی او پی ٹی (ڈپارٹمنٹ آف پرسونل اینڈ ٹریننگ) کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ ابھی وہ کپڑا وزارت میں سکریٹری ہیں۔ ارونیش چاؤلہ کو وزارت مالیات کے ریونیو محکمہ کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ سنجے ملہوترا کی جگہ لیں گے جو حال ہی میں آر بی آئی گورنر بنے ہیں۔ موجودہ وقت میں چاؤلہ فارماسیوٹیکل ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری کی شکل میں کام کر رہے ہیں۔ وہ وزارت ثقافت کے سکریٹری کی اضافی ذمہ داری سنبھالتے رہیں گے۔ ونیت جوشی ابھی منی پور میں چیف سکریٹری ہیں۔ ان کو وزارت تعلیم کے اعلیٰ تعلیم محکمہ میں سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ کے۔ سنجے مورتی کی جگہ لیں گے۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے پاس نوجوان نے خود کو کیا نذرِ آتش، 90 فیصد جھلسے شخص کی حالت نازک

نئی دہلی:25/ڈسمبر (ایجنسیز) راجدھانی دہلی میں نئے پارلیمنٹ ہاؤس کے پاس آج ایک نوجوان نے خود کو نذر آتش کر دیا۔ اس نے خود کو ہلاک کرنے کے لیے اپنے اوپر پٹرول ڈالا اور پھر آگ لگا لی۔ جیسے ہی وہاں موجود لوگوں نے یہ دیکھا، آگ کو فوری طور پر بجھانے کی کوشش کی گئی اور پھر مقامی پولیس کی مدد سے متاثرہ کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جو خبریں سامنے آ رہی ہیں، اس کے مطابق وہ شخص 90 فیصد جھلس گیا ہے اور اس کی حالت نازک ہے۔ دہلی پولیس نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ اس شخص کا تعلق اتر پردیش کے باغپت سے ہے اور اس کا نام جتیندر ہے۔ جائے حادثہ سے پٹرول برآمد کیا گیا ہے اور جو ویڈیوز سامنے آ رہی ہیں اس میں ایک جلا ہوا جوتا اور کچھ دیگر اشیا جائے وقوع پر گرے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں۔ دہلی فائر بریگیڈ محکمہ کے ایک افسر نے بتایا کہ محکمہ کو تقریباً 3.35 بجے خبر ملی تھی کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ریل بھون کے پاس ایک شخص نے خود کو پٹرول ڈال کر آگ لگا لی ہے۔ اس کے بعد فائر بریگیڈ محکمہ کی ایک گاڑی کو موقع پر بھیجا گیا۔ حالانکہ پارلیمنٹ کے پاس تعینات سیکورٹی اہلکار اسے رام منوہر لوہیا اسپتال لے جا چکے تھے۔ پولیس نے جو جانکاری دی ہے، اس کے مطابق خود کو نذرِ آتش کرنے والے نوجوان کی عمر 30 سے 35 سال ہے۔ اس حادثہ کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے ڈی سی پی دیویش کمار نے کہا کہ "یوپی کے باغپت باشندہ جتیندر نامی ایک شخص نے ریل بھون چوراہے پر خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ پولیس کانسٹیبلز نے کچھ شہریوں کے ساتھ مل کر فوراً آگ بجھائی۔ جانچ میں پتہ چلا ہے کہ وہ باغپت میں اپنے خلاف درج کسی معاملے کی وجہ سے پریشان تھا۔ ابھی تک کوئی خودکشی نوٹ برآمد نہیں ہوا ہے۔"

گجرات: اوکھا بندرگاہ پر افسوسناک حادثہ، کرین سے کچل کر 3 مزدور جاں بحق

دوارکا:25/ڈسمبر (ایجنسیز) گجرات کے دوارکا ضلع واقع اوکھا بندرگاہ پر آج اس وقت دردناک حادثہ پیش آیا جب جیٹی تعمیر والے مقام پر اچانک کرین گر گیا۔ اس حادثہ میں کچلنے سے 3 مزدوروں کی موت ہوگئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ 2 مزدوروں کی موت جائے وقوع پر ہی ہو گئی تھی، جبکہ تیسرے مزدور اسپتال میں علاج کے دوران دم توڑ دیا۔ مہلوکین کو پوسٹ مارٹم کے لیے اسپتال بھی بھیج دیا گیا ہے۔ حادثہ سے متعلق جانکاری دیتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ جی ٹی پانڈیا نے بتایا کہ اوکھا بندرگاہ پر جےٹی کی تعمیر گجرات سمندر بورڈ کے ذریعہ کی جا رہی ہے۔ اوکھا مرین پولیس تھانہ کے ایک افسر کا کہنا ہے کہ کرین سے کچل کر 2 مزدوروں کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ ایک دیگر مزدور کو اسپتال لے جایا گیا جہاں اس نے دم توڑ دیا۔ نیشنل ہائی اسپیڈ ریل کارپوریشن لمیٹڈ کے ایک افسر نے بتایا کہ سمندر میں کنوئیں کا کام چل رہا تھا۔ اس کی بنیاد بنانے کے لیے اسٹیل اور کنکریٹ کے بلاک لگائے جا رہے تھے۔ اسے ہی اٹھاتے وقت حادثہ پیش آیا اور مزدور نیچے دب کر ہلاک ہو گئے۔ کرین کا توازن اچانک بگڑ گیا اور وہ وہیں پر کام کر رہے مزدوروں کے اوپر گر گیا۔ بہرحال، حادثے کی جانکاری ملتے ہی کوسٹ گارڈ فورس، پولیس اہلکار اور فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچی اور لوگوں کو بچانے کے لیے کام شروع کر دیا۔

اتراکھنڈ: بس 1500 فیٹ گہری کھائی میں گری
ایک بچہ سمیت کم از کم 4 لوگوں کی موت

بھیم تال:25/ڈسمبر (ایجنسیز) اتراکھنڈ کے کماؤں ڈویژن واقع بھیم تال میں آج دردناک سڑک حادثہ پیش آیا جس میں کم از کم 4 لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ الموڑا سے ہلدوانی جا رہی روڈویز بس بھیم تال-رانی باغ موٹروے کے آمڈالی کے پاس بے قابو ہو کر تقریباً 1500 فیٹ گہری کھائی میں جا گری جس سے وہاں پر چیخ و پکار والی حالت پیدا ہو گئی۔ فوری طور پر وہاں موجود لوگوں نے ریسکیو مہم شروع کی اور مقامی انتظامیہ بھی اس حادثہ کی خبر ملتے ہی سرگرمی کے ساتھ راحت و بچاؤ کام میں مصروف ہو گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بس میں تقریباً 30 مسافر تھے اور جب بس کھائی میں گری تو کئی مسافر چھٹک کر اِدھر اُدھر گر گئے۔ ابھی تک جن 4 لوگوں کی ہلاکت سے متعلق خبریں سامنے آئی ہیں، ان میں ایک بچہ اور 2 خواتین بھی شامل ہیں۔ اِدھر اُدھر گر کر زخمی ہوئے لوگوں کو کسی طرح اوپر لایا گیا اور پھر علاج کے لیے قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ زخمیوں میں کچھ کی حالت سنگین بتائی جا رہی ہے۔ حادثہ کی خبر ملتے ہی پولیس و انتظامیہ کے افسران جائے وقوع پر پہنچ گئے۔

موقع موقع، ہر بار دھوکہ: عآپ اور بی جے پی کے خلاف کانگریس نے لایا وہائٹ پیپر، کئی سیاہ کارناموں کا تذکرہ

نئی دہلی:25/ڈسمبر (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخاب کے لیے تاریخوں کے اعلان سے قبل کانگریس نے عآپ اور بی جے پی دونوں کے خلاف قرطاس ابیض یعنی وہائٹ پیپر لا کر سرگرمی تیز کر دی ہے۔ دہلی پردیش کانگریس کمیٹی دفتر میں منعقد پریس کانفرنس میں آج کانگریس کے خزانچی اجئے ماکن اور دہلی کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے دہلی میں اروند کیجریوال کے 11 سال اور بی جے پی کے 10 سال میں کیے گئے سیاہ کارناموں کے راز ظاہر کرتے ہوئے وہائٹ پیپر 'موقع موقع، ہر بار دھوکہ' نام سے جاری کیا۔ اس موقع پر دیویندر یادو نے کہا کہ دہلی میں عآپ کی 11 سال سے اور مرکز میں بی جے پی کی 10 سالوں سے حکومت ہے۔ بہت امیدوں سے دہلی کے لوگوں نے دونوں پارٹیوں کو اکثریت دے کر انھیں برسر اقتدار کیا تھا، لیکن طویل وقت گزرنے کے بعد اب عوام محسوس کرتی ہے کہ وعدوں کے نام پر انھیں صرف دھوکہ ملا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ 15 سال جب دہلی میں کانگریس کی حکومت رہی تھی تب دہلی نے ترقی کے شعبہ میں نئی اونچائیاں چھوئیں تھیں۔ ڈیولپمنٹ، انفراسٹرکچر، آلودگی، خواتین کا احترام بزرگوں کو پنشن، راشن کارڈ، میٹرو کا جال، سی این جی بسوں کا بیڑا، صاف ماحول، گرین کور ہو یا نظام صحت و تعلیم، ہر شعبہ میں شہر کو ترقی کی پٹری پر لا کر دہلی کو عالمی سطح کا شہر بنانے کی بنیاد کانگریس نے رکھی تھی۔ دیویندر یادو کا کہنا ہے کہ دہلی میں ایک سوداگر آیا جس نے بدعنوانی سے پاک و صاف انتظامیہ دینے کا وعدہ کیا اور دہلی کی عوام نے جھانسے میں آ کر کیجریوال کو بڑی اکثریت سے کامیاب بنایا۔ عوام کو امید تھی کہ انھیں مفت بجلی و پانی ملے گا، شہر لندن یا پیرس جیسا بن جائے گا، جمنا صاف ہو جائے گا اور آلودگی پر کنٹرول ہوگا، لیکن آج دہلی میں ہر طرف کوڑے کا ڈھیر ہے، سڑکیں جگہ جگہ ٹوٹی ہوئی ہیں، ضعیفوں کو پنشن میسر نہیں، ضرورت مندوں کو راشن نہیں مل رہا، گھر میں گندا پانی ہے اور بجلی کا بل بڑھ کر آ رہا ہے۔ دہلی کی ترقی چہار جانب سے رکی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ دہلی کانگریس صدر نے دہلی اسمبلی انتخاب میں کانگریس کی کامیابی کو لے کر مکمل اعتماد ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ 'دہلی میں ترقی مسکرائے گی، کانگریس کی حکومت پھر ایک بار آئے گی'۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اجئے ماکن نے سابق وزیر اعلیٰ کیجریوال کو خاص طور پر ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے کہا کہ کیجریوال فرضی واڑہ میں دنیا کے سب سے بڑے راجہ ہیں، ان کے سیاہ کارناموں کے خلاف آج ہم وہائٹ پیپر لے کر آئے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ یہ وہائٹ پیپر بی جے پی پر بھی نافذ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اجئے ماکن نے واضح کیا کہ یہ وہائٹ پیپر 'موقع موقع، ہر بار دھوکہ' انتخابی تشہیر کے دوران پارٹی کا بلو پرنٹ ہوگا۔ اجئے ماکن نے عآپ اور بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ "بی جے پی اور عآپ کے درمیان جگل بندی سے دہلی جرائم میں نمبر 1، اغوا میں نمبر 1، خواتین پر ظلم میں نمبر 1، آلودگی میں نمبر 1، بدعنوانی میں نمبر 1 بن گئی ہے۔ بیٹیوں کا جینا مشکل ہو گیا۔

کرناٹک حکومت کے افسران 'جے پی سی' کے سامنے وقف اراضی سے متعلق بڑھتے تنازعہ کا ذکر کریں گے

بنگلورو:25/ڈسمبر (ایجنسیز) کرناٹک میں وقف اراضی سے متعلق تنازعہ کی خبریں لگاتار سامنے آ رہی ہیں۔ چونکہ 'وقف (ترمیمی) بل 2024' کا جائزہ لینے کے لیے جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی لگاتار مختلف فریقین کے ساتھ بات چیت کر رہی ہے، اس لیے کرناٹک حکومت کے افسران نے ریاست میں جاری وقف اراضی سے متعلق تنازعات کا تذکرہ جے پی سی کے سامنے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بی جے پی رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال کی قیادت میں مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) جمعرات کو وقف ترمیمی بل پر سماعت شروع کرے گی۔ 2 روزہ اجلاس میں کرناٹک، مدھیہ پردیش، راجستھان، اتر پردیش، اڈیشہ اور دہلی سمیت کئی ریاستی حکومتوں کے نمائندوں سے ان پٹ حاصل کیے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ کرناٹک کے افسران نے وقف اراضی تنازعہ جے پی سی کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کرناٹک کے افسران کے اس بیان کے بعد دہلی کے فوڈ اینڈ سپلائیز کے وزیر عمران حسین جمعہ کو کمیٹی سے خطاب کرنے والے ہیں۔ یہ تنازعہ بی جے پی لیڈروں کے دعویٰ کے ساتھ شروع ہوا کہ کرناٹک میں کسانوں کی 1500 ایکڑ سے زیادہ زرعی اراضی وقف بورڈ کے ذریعہ قبضہ کی جا رہی ہے۔ اپنے کرناٹک کے دورے کے دوران جگدمبیکا پال نے متاثرہ کسانوں سے بات چیت کی جنھیں مبینہ طور پر وقف املاک پر تجاوزات کے الزام میں سرکاری نوٹس موصول ہوئے تھے۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ کے نتائج کا حوالہ دیتے ہوئے، کمیٹی نے ریاستی حکومتوں سے وقف زمینوں پر غیر مجاز تجاوزات کے بارے میں جامع ڈیٹا طلب کیا ہے۔ یو پی اے حکومت کی طرف سے 2005 میں قائم کی گئی سچر کمیٹی نے ہندوستان میں مسلمانوں کے سماجی و اقتصادی حالات کا مطالعہ کیا۔

منی پور: بم دھماکوں کی بڑی سازش ناکام

امپھال:25/ڈسمبر (ایجنسیز) منی پور میں رہ رہ کر ہو رہے تشدد کے درمیان بم دھماکوں کی ایک بڑی سازش کو سیکورٹی اہلکاروں نے ناکام بنا دیا ہے۔ ہندوستان فوج کی آسام رائفلز یونٹ اور منی پور پولیس نے ایک گاؤں میں آئی ای ڈی کی خبر ملنے پر فوری کارروائی کی اور وہاں سے 6.3 کلو دھماکہ خیز مادہ ضبط کیا۔ فوج کی فوری کارروائی کے سبب ایک بڑا حادثہ ہونے سے بچ گیا۔ ہندوستانی فوج نے اس معاملے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ فوج کو منی پور واقع چراچندپور ضلع کے لیسیانگ گاؤں میں آئی ای ڈی رکھے ہونے کی خبر ملی تھی۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
26 Dec. 2024

بنگلہ دیش کا شیخ حسینہ کی حوالگی کا مطالبہ

کیا یہ دلی اور ڈھاکہ کے درمیان نئے تنازع کی شروعات ہیں؟

شکیل اختر

بنگلہ دیش کی عبوری حکومت نے انڈیا کو ایک سفارتی پیغام بھیجا ہے جس میں انڈیا سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ معزول وزیراعظم شیخ حسینہ کو بنگلہ دیشی حکومت کے حوالے کر دے۔ بنگلہ دیش میں خارجہ امور کے مشیر توحید حسین نے میڈیا کو بتایا کہ بنگلہ دیش انھیں عدالتی عمل کے لیے واپس لانا چاہتا ہے۔ انڈیا کی وزارت خارجہ نے تصدیق کی ہے کہ بنگلہ دیش نے شیخ حسینہ کی حوالگی کے بارے میں باضابطہ سفارتی خط بھیجا ہے لیکن وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ وہ اس مرحلے پر اس سے زیادہ کچھ اور نہیں کہہ سکتے۔ یاد رہے کہ بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم شیخ حسینہ ملک میں اپنی حکومت کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج اور پرتشدد مظاہروں کے بعد پانچ اگست کو ڈھاکہ سے ایک طیارے کے ذریعے دلی آ گئی تھیں۔ اس وقت سے وہ دلی میں مقیم ہیں۔ ابتدائی طور پر اس طرح کی خبریں آئی تھیں کہ وہ دلی سے برطانیہ چلی جائیں گی لیکں وہ کسی وجہ سے وہاں نہیں جا سکیں۔ شیخ حسینہ اور ان کی جماعت عوامی لیگ کو دلی کے بہت قریب سمجھا جاتا ہے۔ بنگلہ دیش میں اگست کے عوامی احتجاج اور مظاہروں کے بعد وہاں کی عبوری حکومت نے ابتدائی تفتیش کے بعد معزول وزیراعظم کے خلاف سینکڑوں طلبہ کی ہلاکت اور دوسرے معاملات میں کئی مقدمات درج کیے ہیں۔ انڈیا سے ان کی قربت اور یہاں پناہ لینے سے بنگلہ دیش کے عوام میں انڈیا کے خلاف شدید ناراضگی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ 'بنگلہ دیش نے عوام کو دکھانے کے لیے محض خانہ پوری کی ہے' انڈیا اور بنگلہ دیش کے درمیان مجرموں اور مطلوبہ افراد کی حوالگی کا معاہدہ ہے۔ انڈیا کی حکومت یہ توقع کر رہی تھی کہ کسی نہ کسی مرحلے پر بنگلہ دیش کی عبوری حکومت شیخ حسینہ کی حوالگی کا مطالبہ کرے گی۔ اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ انڈیا انھیں ڈھاکہ کے حوالے کرے گا۔ جنوبی ایشیائی امور کی تجزیہ کار نروپما سبھرامنین کا خیال ہے کہ بنگلہ دیش کو بھی پتا ہے کہ انڈیا شیخ حسینہ کو اس کے حوالے نہیں کرے گا۔ اگر ڈھاکہ نے اس سلسلے میں قانونی قدم بھی اٹھایا تو اس عمل میں کئی برس لگ جائیں گے۔ وہ کہتی ہیں کہ ڈھاکہ نے دراصل یہ قدم اپنے عوام کو دکھانے کے لیے اٹھایا ہے کہ اس نے شیخ حسینہ کی حوالگی کے لیے انڈیا کو نوٹس جاری کیا ہے۔ اس نے محض رسمی خانہ پوری کی ہے، درخواست کے لیے معاہدے کے قانونی ضابطوں پر بھی عمل نہیں کیا ہے۔ محمد یونس کی قیادت میں ڈھاکہ میں عبوری حکومت کے قیام کے بعد انڈین میڈیا میں نئی حکومت کو ایک ریڈیکل اسلام پرست اور انڈیا مخالف اور ہندو مخالف حکومت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہاں میڈیا میں مسلسل ایسی خبریں دکھائی گئیں جن میں ملک کے اقلیتی ہندو طبقے اور ان کے مندروں پر حملے کے مناظر تھے۔ انڈیا کی وزارت خارجہ نے بھی گزشتہ مہینوں میں کئی بار بنگلہ دیش کے اقلیتی ہندوؤں اور ان کے مندروں پر ہونے والے حملوں کے بارے میں تشویش ظاہر کی۔

انڈیا اور بنگلہ دیش کے درمیان بڑھتا ہوا تناؤ

ابھی گذشتہ ہفتے انڈیا اور بنگلہ دیش کے درمیان ایک اور تنازع اس وقت اُٹھتا ہوا نظر آیا تھا جب بنگلہ دیشی حکومت کے سربراہ محمد یونس کے مشیر محفوظ عالم نے فیس بُک پر ایک پوسٹ شیئر کی تھی جس میں انڈیا کی تین ریاستوں تریپورہ، مغربی بنگال اور آسام کو بنگلہ دیش کا حصہ دکھایا گیا تھا۔ تاہم تنقید کے بعد محفوظ عالم نے یہ پوسٹ فیس بُک سے حذف کر دی تھی۔ انڈیا میں سٹریٹجک امور کے ماہر براہما چیلانی نے محفوظ عالم کی فیس بُک پوسٹ کا سکرین شاٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ محمد یونس نے سابق امریکی صدر بِل کلنٹن کی موجودگی میں محفوظ عالم کا تعارف بطور شیخ حسینہ کی حکومت گرانے کے ماسٹر مائنڈ کے کروایا تھا۔ اب یہ اسلامی طالب علم رہنما اکھنڈ بنگلہ دیش چاہتے ہیں جس میں یہ انڈِیا کے بھی کچھ حصے شام کرنا چاہتے ہیں۔ محفوظ عالم کو محمد یونس کی حکومت میں وزیر کا درجہ دیا گیا ہے۔ گذشتہ ہفتے انڈیا کی وزارتِ خارجہ سے بھی محفوظ عالم اور ان کی فیس بُک پوسٹ کے حوالے سے سوال پوچھا گیا تھا اور انھوں نے جواب دیا تھا کہ: جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ فیس بُک پوسٹ ڈیلیٹ کر دی گئی تھی۔ ہم خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے بیانات دیتے وقت محتاط رہا جائے۔ بنگلہ دیش کے ساتھ تعلقات سے شمال مشرق ریاستوں کی سیکورٹی جڑی ہے۔ خارجہ امور کی تجزیہ کار نینیما باسو کہتی ہیں کہ وہاں ہندوؤں پر حملے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ بیشتر ہندو عوامی لیگ کے حامی ہیں۔ بیشتر حملے دراصل عوامی لیگ کے حامی ہندوؤں پر ہوئے ہیں۔ یہ حملے بڑے پیمانے پر مسلمانوں پر بھی ہوئے ہیں۔ اس لیے ان کی نوعیت مذہبی نہیں سیاسی ہے۔ لیکن یہاں جس طرح اسے بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا اس سے یقیناً دونوں ممالک کے تعلقات پر اثر پڑا ہے۔ نینیما عبوری حکومت کے قیام کے بعد بنگلہ دیش کا دورہ کر چکی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہاں کے ہندو ملک کے بدلتے ہوئے نظام میں اپنے جمہوری حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ایسا نہیں ہے کہ اگر بنگلہ دیش کے ہندوؤں کو موقع مل جائے تو وہ سب انڈیا آ جائیں گے۔ انھیں اگر موقع ملے تو وہ سب امریکہ اور یورپ کا رخ کریں گے۔ انھیں انڈیا سے کوئی خاص رغبت نہیں ہے۔ عبوری حکومت کے قیام کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات بہت خراب ہو چکے ہیں۔ تو کیا اب شیخ حسینہ کی حوالگی کے مطالبے سے یہ تعلقات اور بھی خراب ہوں گے؟ تجزیہ کار نروپما سبھرامنین کہتی ہیں کہ اس کا دونوں ملکوں کے تعلقات پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ وہ کہتی ہیں کہ انڈیا کے خارجہ سیکریٹری وکرم مشری نے حال میں ڈھاکہ کا دورہ کیا۔ یہ ایک طرح سے دلی کا یہ اعتراف تھا کہ شیخ حسینہ اب مستقبل قریب میں اقتدار میں نہیں آنے والی ہیں اور ان کی جماعت عوامی لیگ کو دوبارہ ایک فعال اور مقبول پارٹی بننے میں بہت وقت لگے گا۔ اس لیے انڈیا کے سامنے یہی راستہ ہے کہ وہ عبوری حکومت کے ساتھ اپنے روابط بہتر کرے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ یہ صرف اس لیے ضروری نہیں ہے کہ بنگلہ دیش میں ایک بڑی ہندو اقلیت ہے بلکہ اس لیے بھی بنگلہ دیش سے اچھے تعلقات رکھنے ہوں گے کیونکہ اس سے ملک کی شمال مشرقی ریاستوں کی سیکورٹی جڑی ہوئی ہے۔ چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کا بھی سوال ہے۔ خارجہ سکریٹری کا ڈھاکہ کا دورہ اس سمت پہلا بڑا اقدم ہے۔ انڈیا میں سرکاری سطح پر ایک عمومی تشویش یہ پائی جاتی ہے بنگلہ دیش میں اب جمہوریت کمزور پڑ جائے گی اور سخت گیر مذہبی عناصر اقتدار پر قابض ہو جائیں گے۔ بنگلہ دیش کی عبوری حکومت میں روشن خیال ارکان کے ساتھ ساتھ ایسے بھی عناصر ہیں جو سخت گیر مذہبی نظریے میں یقین رکھتے ہیں۔ وہاں پہلے سے ایک کوشش رہی ہے کہ تاریخ کو ذرا پیچھے کی سمت موڑ دیا جائے لیکن بنگلہ دیش میں اس طرح کی کوششوں کی مزاحمت ہوتی رہی ہے۔ خارجی امور کی تجزیہ کار نینیما باسو کہتی ہیں کہ شیخ حسینہ کے خلاف عوام کی سب سے بڑی شکایت تھی کہ وہ خود ہی الیکشن لڑتی تھیں اور خود ہی الکشن جیتی تھیں۔ دوسری جماعتوں کو انتخاب میں حصہ ہی نہیں لینے دیا جاتا تھا۔ وہاں کے لیے سب سے ضروری چیز ہے کہ وہاں جلد انتخابات ہوں اور اس میں سبھی جماعتوں کو حصہ لینے کی اجازت ہو۔ کیونکہ جمہوریت میں سبھی کی شراکت ضروری ہے۔ عبوری حکومت کئی بار یہ کہہ چکی ہے کہ بنگلہ دیش ایک مسلم اکثریتی ملک ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسری مذہبی اقلیتوں کو برابر کے حقوق نہیں حاصل ہوں گے۔ بنگلہ دیش کی عبوری حکومت ایک مشکل مقام پر کھڑی ہے۔ اس نے جمہوریت کو فروغ دینے اور بڑے پیمانے پر انتظامی اصلاحات کے پروگرام کے ساتھ عوام کی توقعات بہت بڑھا دی ہیں۔ لیکن اگر اصلاحات کے عمل میں تاخیر ہوتی ہے اور ملک کی لڑکھڑاتی ہوئی معیشت میں بہتری نہیں آتی تو عبوری حکومت کے بارے میں عوام کا صبر ٹوٹنے لگے گا۔ واشنگٹن میں واقع ولسن سنٹر کے ساؤتھ ایشیا انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ مائیکل کوگل مین نے ایک مضمون میں بنگلہ دیش کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ڈھاکہ میں کوئی منتخب حکومت نہیں ہے۔ اس کے باوجود جمہوریت کو بحال کرنے کا عزم لیے ہوئے نئے طاقتور سیاسی گروپ کے ابھرنے سے بنگلہ دیش کی جمہوریت کے لیے امیدیں برقرار ہیں۔ ان میں وہ احتجاجی طلبہ رہنما بھی شامل ہیں جنھوں نے شیخ حسینہ کو ملک سے باہر نکالا۔ ان میں سے بعض رہنما عبوری حکومت میں شامل ہیں۔ اس عبوری حکومت میں حقوق انسانی کے معتبر علمبردار اور بہت سے ایسے عناصر شامل ہیں جو جمہوری اصلاحات پر زور دیتے ہیں۔ بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کی قیادت نوبل انعام یافتہ محمد یونس کر رہے ہیں۔ ان کا شمار ملک کے سرکردہ جمہوریت پسندوں میں کیا جاتا ہے۔ بنگلہ دیش کے عوام بالخصوص نوجوان طبقے میں انھیں بہت احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مائیکل کوگل مین کہتے ہیں ماضی میں اس طرح کی کئی مثالیں ملتی ہیں جب مزاحمت کاروں نے اپنے ملک کی جمہوریت کو مستحکم کیا۔ اس سلسلے میں چیکوسلواکیہ کے وکلاو ہیویل اور جنوبی کوریا کے کم ڈائی جونگ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ان ملکوں میں مزاحمتی جماعتوں نے اقتدار پر قبضہ حاصل کیا اور اس کے بعد وہاں جمہوریت کو مستحکم کیا۔ اس امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا کہ یونس اور ان کے ساتھ آنے والے سٹوڈنٹ لیڈر بنگلہ دیش کے خاندانی اور غیر جمہوریت پسند سیاسی رہنماؤں کی سیاست کے خاتمے کے لیے خود اپنی سیاسی جماعت بنا لیں۔

'مائی لارڈ، مجھے زیادہ سخت زبان استعمال کرنی چاہیے'

محمد علی جناح کا 1500 روپے ماہانہ کی ملازمت سے انکار اور جج سے مکالمہ

وقار مصطفیٰ

20ویں صدی کی ابتدا میں بمبئی (موجودہ ممبئی) میں ایک سیاسی جنگ برپا تھی۔ برطانوی حکومت کی خطے میں مداخلت کے خلاف یہ جنگ عدالت میں جس اُبھرتے ہوئے وکیل نے جیتی اُسے اِسی غیر متشدد اور قانونی راہ پر چل کر چار دہائیوں میں ایک نیا ملک تراشنا تھا۔ یہ محمد علی جناح تھے، تب بیرسٹر اور اب بابائے پاکستان۔ برطانوی ہندوستان میں حکومت نے مقامی حکومتوں میں محدود سیلف گورنمنٹ متعارف کروائی تھی اور اس محدود خود حکومتی بندوبست میں بمبئی میونسپل کارپوریشن کے آدھے ارکان کو تو 12 ہزار ٹیکس دہندگان چنتے تھے مگر باقی عہدیدار حکومت نامزد کرتی تھی۔ کارپوریشن کے اس 'منتخب' ونگ پر اعتدال پسند کانگریسی سیاست دانوں کا غلبہ تھا جن میں محمد علی جناح کے سرپرست فیروز شاہ مہتا بھی شامل تھے۔ بیشتر یورپی افسران پر مشتمل نامزد عہدیداروں نے حکومت کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا اور مہتا جیسے کانگریسیوں کی شکست کا بندوبست کیا۔ 'کاکس' کہلائے گئے اس گروہ میں بمبئی کے اکاؤنٹنٹ جنرل سی ایچ ہیریسن، پولیس کمشنر جیل، میونسپل کمشنر شیپرڈ اور 'ٹائمز آف انڈیا' کے ایڈیٹر لووٹ فریزر شامل تھے۔ اپنی شعلہ بیان تحریروں کے لیے مشہور، فریزر، مہتا کے خلاف کالم لکھتے رہے تھے۔ اس انتخابی جنگ میں اُن کے الفاظ میں مزید تیزی آ گئی تھی۔ کاکس نے میونسپل کارپوریشن میں مہتا کو شکست دینے کے لیے 16 امیدواروں کو میدان میں اُتارا اور اُن کی جیت کو یقینی بنایا۔ لیکن اُن کے آخری امیدوار سلیمان عبدالواحد کا انتخاب چیلنج کر دیا گیا کیونکہ وہ ایک ایسی فرم کے حصہ دار تھے جو اِسی میونسپلٹی سے ٹھیکے لیتی تھی۔ مہتا خود بھی بیرسٹر تھے لیکن انھوں نے اس معاملے میں جناح کو اپنا وکیل کیا۔ جناح بمبئی کی عدالت میں پیش ہوئے۔ جناح کے دلائل، قانونی حکمت اور باریکیوں نے عدالت کو قائل کر لیا اور سلیمان عبدالواحد کو نااہل قرار دے دیا گیا۔ مہتا 17ویں درجے پر تھے، سو وہ خود بخود منتخب ہو گئے، اور کاکس کی تمام منصوبہ بندی خاک میں مل گئی۔ ییل یونیورسٹی میں قانونی تاریخ کے پروفیسر ڈاکٹر روہت ڈی نے اپنے مقالے 'جناح کا قانونی کیریئر' میں جناح کی بال گنگا دھر تلک جیسے انگریز حکومت کے ناقدین کی نمائندگی کرنے اور بغاوت کے قوانین کے خلاف اور صحافت اور اظہار کی آزادی کے لیے اُن کی مسلسل جدوجہد کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اُن کے مطابق مقامی حکومت کے اس مقدمے نے جناح کو قومی سطح پر مشہور کر دیا تھا۔ 'یہ پہلا موقع تھا جب نوآبادیاتی حکومت پر اپنی ہی عدالتوں کے سامنے انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگایا گیا، اور انگریزی اور مقامی پریس دونوں میں اس کارروائی کو بڑے پیمانے پر کور کیا گیا۔' پروفیسر ڈی کا کہنا ہے کہ 'یہ مقدمہ شاید جناح کی سیاست کی ابتدائی مثال بھی تھا کہ برطانوی حکومت کی خامیوں اور تضادات کو اس کے آئینی ڈھانچے کے تناظر ہی میں بے نقاب کیا جائے۔' یاد رہے کہ 25 دسمبر سنہ 1876 کو پیدا ہونے والے محمد علی جناح سنہ 1896 میں ابھی 20 سال کے بھی نہیں ہوئے تھے جب وہ لنکنز اِن سے پاس ہونے والے سب سے کم عمر ہندوستانی بنے۔ سٹینلے وولپرٹ نے اپنی کتاب 'جناح آف پاکستان' میں لکھا ہے کہ ہندوستان واپسی کے بعد 'نوجوان بیرسٹر کے ابتدائی تین سالوں کے بارے میں عملی طور پر کچھ معلوم نہیں ہے۔' لیکن جامعہ کراچی کی سابق استاد ڈاکٹر عارفہ فرید نے ڈان اخبار کو لکھے گئے ایک خط میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ جناح نے وکالت کا آغاز کراچی کی 'ہرچند رائے اینڈ کمپنی' سے کیا۔ یہ وہی ہرچند رائے ہیں جو دس سال یعنی سنہ 1911 سے سنہ 1921 تک کراچی میونسپل کارپوریشن کے سربراہ رہے تھے۔ ڈاکٹر عارفہ نے یہ بات اپنے والد عبدالحامد فرید کے حوالے سے لکھی، جو خود تقسیم ہند سے پہلے پونے اور بمبئی میں اور اس کے بعد کراچی میں ایک وکیل تھے۔ جناح کراچی میں مختصر قیام کے بعد بمبئی بار میں قانون کی پریکٹس کرنے چلے گئے۔ اکبر ایس احمد اپنی کتاب 'جناح، پاکستان اینڈ اسلامک آئیڈنٹی' میں بتاتے ہیں کہ اُس وقت وہ بمبئی میں واحد مسلمان بیرسٹر تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جناح کا طرزِ عمل آزادی کے کانٹے دار اظہار کی عکاسی کرتا تھا۔ 'بمبئی کی صوبائی حکومت کے عدالتی رُکن سر چارلس اولیونٹ جناح سے اس قدر متاثر ہوئے کہ سنہ 1901 میں انھیں 1500 روپے ماہانہ پر مستقل ملازمت کی پیشکش کر دی۔ جناح نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ جلد ہی یہ رقم ایک دن میں کما لیں گے اور انھوں نے خود کو درست ثابت کیا۔' پروفیسر ڈی لکھتے ہیں کہ جناح کی فصاحت اور چست دلائل نے اُن کی پریکٹس کو بڑھانے میں مدد کی۔ فرینک موریس نے بعد کے سالوں میں ان کے کمرہ عدالت کے انداز کو بیان کیا ہے۔ 'کم ہی وکلا کو ایسی توجہ سے سُنا جاتا ہے جتنا انھیں۔ اپنا مقدمہ پیش کرنے میں اُن سے زیادہ ماہر کوئی نہیں۔ اگر کم سے کم محنت سے زیادہ سے زیادہ نتیجہ حاصل کرنا فنکاری ہے، تو جناح اس فن کے فنکار ہیں۔ وہ مقدمے کی تہہ میں اُترنا پسند کرتے ہیں۔ اپنے کیس کے لوازمات بیان کرنے میں، ان کا انداز کمال کا ہے۔ جب وہ بولتے ہیں تو یکسانیت کی شکار عدالت کا کمرہ میں زندگی بھر جاتی ہے۔ جونیئر وکیل اس لمبے، خوب تیار شخصیت کی ہر حرکت کی پیروی کرنے کے لیے اپنی گردنیں گھماتے ہیں، سینیئر وکیل غور سے سُنتے ہیں، جج ہمہ تن گوش ہوتا ہے۔' احمد کے مطابق 'جناح اکثر برطانوی اعلیٰ افسران کی مخالفت کرتے تھے۔ لیکن وہ شعوری کوشش کرتے کہ اُن کے مخالفین قانون کے کسی نکتے پر انھیں سزا نہ دے سکیں۔ مختصراً یہ کہ انھوں نے برطانوی قانون کو انگریزوں کے خلاف مہارت سے استعمال کرنا سیکھا۔۔ کئی بار، جناح کو انگریزوں نے ہندوستانی خود حکمرانی یا حقوق کے لیے بولنے پر بغاوت کے الزام میں قید کی دھمکیاں دیں۔' پروفیسر ڈی کے مطابق جناح نے پہلی عالمی جنگ کے دوران میں نافذ کیے گئے سخت پریس قوانین کے خلاف بہت سے مقدمات لڑے۔ ان کا سب سے نمایاں مقدمہ انگریزی زبان کے قوم پرست روزنامے 'بمبئی کرانیکل' کا دفاع ہے۔ انہی مقدمات کی بدولت جناح کی شہرت جب ملک بھر میں پھیلی تو انھیں اسی نوعیت کے مقدمات دوسرے علاقوں سے بھی ملنے لگے۔ یہاں تک کہ سرینگر میں چھٹیاں مناتے، جناح نے وہاں کشمیری رہنما شیخ عبداللہ کی درخواست پر ایک مقدمہ لڑا جسے دوسرے وکیل مشکل جانتے تھے اور ایک ہی دن کے دلائل سے اسے جیتا۔ اس واقعے کا تذکرہ شیخ عبداللہ نے اپنی خودنوشت سوانح عمری 'آتشِ چنار' میں کیا ہے۔ اسی سے متعلق محمد یوسف صراف نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ 'کمرہ عدالت ہر طبقے سے آئے لوگوں، وکلا، سرکاری ملازمین، دکانداروں، جو اپنی دکانیں بند کر کے آئے تھے، سے بھرا تھا اور شیخ عبداللہ بھی وہاں موجود تھے۔' بھوپال میں ایک مقدمے کی جیت کو لوگوں کی جیت قرار دیا گیا کیوں کہ اس سے غریب طلبہ کے تعلیمی وظائف جاری رہے۔ 25 جنوری 1910 کو جناح نے دِلی میں ہندوستان کی ساٹھ رکنی قانون ساز کونسل میں 'بمبئی سے مسلم رکن' کے طور پر اپنی نشست سنبھالی۔ پروفیسر ڈی نے لکھا ہے کہ 'جناح اکثر شہری آزادیوں کے لیے بات کرتے تھے۔ سب سے زیادہ مشہور نوآبادیاتی حکومت کے بھگت سنگھ کے مقدمے کے غیر قانونی ہونے کے خلاف اسمبلی میں ان کی تقریر ہے۔ چونکہ بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے استغاثہ کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا، اس لیے غیر حاضری میں مقدمے کی سماعت کی اجازت کے لیے ایک خصوصی آرڈیننس لانے کی کوشش کی گئی۔ جناح نے اس آرڈیننس کے ذریعے قانون کی حکمرانی کو پہنچنے والے نقصان پر حکومت پر شدید تنقید کی۔' انھوں نے دلیل دی کہ 'کوئی بھی جج جس کے پاس عدالتی ذہن یا انصاف کا احساس ہو، کبھی اس طرح کے مقدمے کا فریق نہیں بن سکتا اور بغیر کسی لرزہ اور ضمیر کی تڑپ کے موت کی سزا نہیں سنا سکتا۔ یہ ایک فریب ہے جسے آپ نافذ کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ انھوں نے جس قانون کی نشاندہی کی وہ برطانوی کامن لا کے تقاضوں پر پورا اترنے میں ناکام رہا، ان کے انتہائی پرزور دلائل بھی قانونی ہی تھے۔' احمد لکھتے ہیں کہ 'وائسرائے لارڈ منٹو کے دل میں جناح کے بارے میں ایک ممکنہ اتحادی کے طور پر کوئی بھی وہم تھا، جلد ہی دفن ہو گیا۔ جب منٹو نے جناح کو جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ سلوک کو بیان کرتے ہوئے 'سخت اور ظالمانہ' کے الفاظ استعمال کرنے پر سرزنش کی۔' جناح نے جواب دیا: 'مائی لارڈ! مجھے زیادہ سخت زبان استعمال کرنی چاہیے لیکن میں اس کونسل کے آئین سے پوری طرح واقف ہوں، اور میں ایک لمحے کے لیے بھی اس سے تجاوز نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ہندوستانیوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے وہ سخت ترین ہے اور اس ملک میں یہ احساس متفقہ ہے۔' پروفیسر ڈی کے مطابق جناح نے مسلم قانون کی اصلاح میں اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے 1913 کے مسلم وقف کی توثیق کرنے والے ایکٹ کے لیے لابنگ کی اور اسے نافذ کروایا۔ بعدازاں اپنے کیریئر میں، جناح نے 1937 میں شریعت ایکٹ کا مسودہ تیار کیا اور اسے پیش کیا، اس ایکٹ میں کہا گیا کہ شریعت کا قانون ہندوستان کے تمام مسلمانوں پر لاگو ہو گا۔ اس ایکٹ نے روایتی قانون کو ختم کر دیا جو مسلمانوں میں رائج تھا اور جس کے ذریعے بہت سے معاملات میں مُسلم خواتین کے ان حقوق سے انکار کیا جن کی انھیں شریعت کے تحت ضمانت دی گئی تھی، جیسے وراثت میں حق اور اس نے ایک مشترکہ قانون کے تحت متحد مسلم کمیونٹی کے تصور کو فروغ دینے میں بھی مدد کی۔ 'جناح کا طرز زندگی اعلیٰ طبقے کے انگریز پیشہ ور وکیل جیسا تھا۔ احمد لکھتے ہیں کہ اُن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ 'وہ ایک ہی سلک ٹائی کو دو بار نہیں پہنتے تھے اور ان کی الماری میں تقریباً 200 ہاتھ سے تیار کردہ سوٹ تھے۔ مہنگے کپڑے، جو شاید برطانوی ہندوستان میں ایک کامیاب وکیل کے لیے ضروری تھے، جناح کی بنیادی خواہش تھی۔ لباس کے غیر معمولی ذوق کے باوجود جناح عمر بھر پیسے کے معاملے میں محتاط رہے۔' '1930 کی دہائی کے اوائل میں جناح لندن کے ہیمپسٹڈ علاقے میں ایک بڑے گھر میں رہتے تھے، ان کے پاس ایک انگریز ڈرائیور تھا جو ان کی بینٹلے کار چلاتا تھا اور ایک انگریز ان کا خادم تھا۔ احمد جناح کی بیٹی دینا کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اُن کے پاس دو باورچی تھے، ہندوستانی اور آئرش، اور جناح کا پسندیدہ کھانا سالن اور چاول تھے جبکہ انھیں بلیئرڈ کھیلنے میں مزہ آتا تھا۔ 'دینا کو یاد ہے کہ ان کے والد انھیں تھیٹر، پینٹو مائمز اور سرکس دکھانے لے جاتے تھے۔' احمد کے مطابق جو کچھ ان کے پاس تھا وہ قانونی طور پر بنایا گیا تھا، وکیل اور ایک نجی سرمایہ کار کے طور پر مہارت سے۔ اے جی نورانی اپنے ایک مضمون 'ان ڈیفنس آف جناح' میں لکھتے ہیں کہ جناح کے لیے، بطور وکیل ان کے ضابطہ اخلاق سے وابستگی سب سے پہلے تھی، جیسا کہ ایک کمیونسٹ کے دفاع سے ظاہر ہوتا ہے۔ 'جناح یقیناً کمیونسٹ نظریے کے مخالف تھے۔ لیکن بطور وکیل ان کے ضابطہ اخلاق سے ان کی وابستگی سب سے پہلے آئی۔ اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ وہ نفرت سے پاک تھے۔' نورانی لکھتے ہیں کہ 'جناح کا ایک اصول تھا کہ بلا معاوضہ مقدمہ نہ لیتے۔ اُن کے بھتیجے اکبر اے پیر بھوائے، جو اُن کے چیمبر میں ایک جونیئر بھی تھے، بمبئی بار میں اپنے ساتھیوں کو بتاتے کہ وہ اس اصول میں نرمی نہ کرتے۔ جناح اس کے بجائے ممکنہ مدعی سے فنڈز جمع کرنے کے لیے کہتے، اور خود بھی اس میں حصہ ڈالتے۔' 'دوسری طرف وہ پیشہ ورانہ اخلاقیات اور آداب کے ساتھ اپنی وابستگی میں نڈر اور سمجھوتا نہ کرنے والے تھے۔ ایک مدعی کے پاس پیسوں کی کمی تھی اور اس نے التجا کی کہ جناح اس فیس کو قبول کر لیں جو وہ پیش کرے اور جب تک فیس چلے وہ مشورہ دیں، کیونکہ وہ گھنٹے کے حساب سے فیس وصول کر رہے تھے۔ جناح نے اتفاق کیا۔ اپنا مشورہ دیا اور دی گئی فیس کا کافی حصہ یہ کہتے ہوئے واپس کر دیا کہ انھوں نے جو کچھ متعلقہ تھا پڑھ لیا ہے۔' '1930 کی دہائی کے اوائل تک وہ مبینہ طور پر صرف وکالت سے چالیس ہزار روپے ماہانہ کما رہے تھے جو اس وقت ایک بہت بڑی آمدن تھی۔ جناح کو موہن داس گاندھی جیسے اُن کے مخالفین بھی، برصغیر کے سرکردہ وکیلوں میں سے ایک اور اس وجہ سے سب سے زیادہ معاوضہ لینے والوں میں شمار کرتے تھے۔' 'ان کی اچھی سرمایہ کاری پر بھی گہری نظر تھی، حصص اور جائیداد میں کامیابی کے ساتھ سرمایہ لگاتے۔ ان کے مکانات شاندار تھے: لندن میں ہیمپسٹڈ، بمبئی میں مالابار ہل پر اور دلی میں 10 اورنگ زیب روڈ پر ایڈون لیوٹینز کا ڈیزائن کردہ گھر۔' انڈیا کے سابق وزیر خارجہ کے نٹور سنگھ جناح کو '1947 سے پہلے کا سب سے کامیاب ہندوستانی سیاست دان' قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ 'ایک ذہین اور شاندار سیاستدان بننے سے پہلے جناح ایک شاندار وکیل تھے۔' وہ لکھتے ہیں کہ '(انھوں نے) تقریباً ساری زندگی بمبئی میں گزاری۔ 35 سال کی عمر میں وہ کروڑ پتی ہو گئے۔' اکبر ایس احمد کے مطابق 'جناح کی دولت نے انھیں ایک آزادی دی کہ وہ جو کہنا چاہتے کہتے۔ عدالت کے اندر، عدالت سے باہر، سیاست میں، قانون ہی ان کے محل نظر ہوتا۔' پروفیسر ڈی لکھتے ہیں کہ پاکستان جناح کا آخری مقدمہ تھا۔

پشپا 2: چمک اور تاریکی کا سنگم: کامیابی کا جشن یا ذمہ داری کی شکست

از: عبدالحلیم منصور

کامیابی کا جشن ہمیشہ خوشیوں کا لمحہ نہیں ہوتا۔ بعض اوقات یہ ایسے سوالات کو بھی جنم دیتا ہے جو تفریح، سماج اور سیاست کے گہرے پہلوؤں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ پشپا 2: دی رول، جس نے شائقین کے دل جیت لیے اور باکس آفس پر تاریخ رقم کی، ایک ایسا سینما تجربہ ہے جو ہر زاویے سے قابلِ ستائش ہے۔ لیکن حیدرآباد کے سندھیہ تھیٹر میں اس فلم کی تشہیری تقریب کے دوران ہونے والے افسوسناک حادثے نے اس کامیابی کو ایک مختلف رخ دے دیا۔ کیا پشپا 2 کی غیر معمولی مقبولیت صرف ایک فلمی کامیابی ہے، یا یہ سماجی اور سیاسی ذمہ داریوں کے نئے چیلنجز کی عکاسی بھی ہے؟ اس سوال کا جواب ہمیں نہ صرف فلم انڈسٹری کی اخلاقیات میں ڈھونڈنا ہوگا، بلکہ حکومت، سیاست، اور عوام کے رویوں میں بھی۔ فلم پشپا 2 کی کامیابی ایک ایسی کہانی ہے جس میں کامیابی کی چمک اور اس کے پیچھے چھپے سیاہ پہلوؤں کا سنگم ہے۔ یہ فلم، جو ایک طرف بھارتی سینما کی تاریخ میں نیا ریکارڈ قائم کرتی ہے، وہیں اس کے ساتھ جڑے حادثے نے سماج کے مختلف پہلوؤں پر سوالات بھی کھڑے کیے ہیں۔ تلنگانہ کے شہر حیدرآباد میں پشپا 2 کی ریلیز کے موقع پر ہونے والا سانحہ ایک گہرے تجزیے کا تقاضا کرتا ہے، جہاں سیاسی، سماجی اور انتظامی ذمہ داریوں کا کھیل نظر آتا ہے۔ ''پشپا 2: دی رول'' نے ابتدائی دنوں میں ہی باکس آفس پر 2000 کروڑ روپے سے زیادہ کمائی کر لی ہے۔ سندھیہ تھیٹر کے حادثے نے یہ واضح کر دیا کہ فلمی دنیا کی چمک دمک کے پیچھے ایک تلخ حقیقت چھپی ہوئی ہے، جس میں انسانی جانوں کی قدر اکثر نظرانداز کی جاتی ہے۔ اللوارجن جیسے مقبول فنکاروں کو اپنی مقبولیت کو ذمہ داری کے ساتھ استعمال کرنے کی ضرورت ہے، اور فلمی صنعت کو اپنے رویے میں تبدیلی لانی ہوگی تاکہ آئندہ ایسے حادثات سے بچا جا سکے۔ یہ واقعہ صرف ایک حادثہ نہیں بلکہ پورے سماج کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہے کہ کیا ہم انسانیت کے بجائے شہرت اور دولت کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں؟ اس فلم نے تقریباً دو ہزار کروڑ سے زیادہ کی کمائی کر کے ریکارڈ توڑ دیا۔ لیکن یہ کامیابی کیا انسانی جانوں کے نقصان کو چھپا سکتی ہے؟ فلمی تقریبات کے دوران عوام کی حفاظت کے اقدامات کیوں نظرانداز کیے گئے؟ پشپا 2 کی کامیابی نے نہ صرف بھارت بلکہ دنیا بھر میں سینما کی تاریخ میں ایک نیا باب لکھا۔ فلم کے مرکزی کردار پشپا (الوارجن)، جو ایک گاؤں کے معمولی لڑکے سے طاقتور سمگلر تک کا سفر طے کرتا ہے، نے سینما کی دنیا میں اپنے اثرات چھوڑے ہیں۔ اس کی کہانی نے عوامی سطح پر ایک نیا ہیجان پیدا کیا، جو ایک طرف عوامی تفریح کا سامان بن گیا، تو دوسری طرف اس کے نتیجے میں ہونے والے حادثے نے اس کامیابی کی قیمت کو بھی بے نقاب کیا۔ حیدرآباد میں سینما ہال کے باہر بھگدڑ مچنے سے ایک خاتون کی موت اور کئی دیگر افراد کے زخمی ہونے کے سانحہ نے ہمیں اس حقیقت کا سامنا کرایا کہ کامیابی کے ساتھ ساتھ بنیادی حفاظتی تدابیر کا فقدان انسانوں کی زندگیوں کے لیے سنگین خطرہ بن سکتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سینما کی دنیا میں کامیابی کی یہی قیمت ہے؟ کیا اس کامیابی کے ساتھ انسانیت اور ذمہ داری کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے؟ پشپا 2 کے سانحے کے بعد سیاسی رہنماؤں کی جانب سے مختلف ردعمل سامنے آئے ہیں، جو اس واقعے کی سیاسی پیچیدگیوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ایوان میں مجلس اتحاد المسلمین کے لیڈر اکبرالدین اویسی نے اللوارجن پر سنگین الزام عائد کیا کہ اس بھگدڑ کے بعد اللوارجن نے کہا کہ ان کی فلم کامیاب ہو گئی۔ تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے اس واقعے پر شدید افسوس کا اظہار کیا اور فوری طور پر تحقیقات کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ ''اداکار اللوارجن پولیس کو اطلاع دیے بغیر غیر متوقع طور پر سینما گھر پہنچے تھے، یہ حادثہ ان کی غفلت کا نتیجہ ہے اور ہم اس پر فوری کارروائی کریں گے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے سانحات سے بچا جا سکے۔ سینما گھر میں ان کے پروگرام کو پولیس نے منظوری نہیں دی تھی اور غیر متوقع طور پر وہ یہاں پہنچ گئے تھے، اور اس سانحہ کے بعد بھی وہ سینما گھر میں ہی موجود رہے۔ تمل ناڈو بی جے پی کے سربراہ انا ملائی نے اس معاملے کو سیاسی رنگ دینے کی کوشش کرتے ہوئے اللو ارجن کی حمایت کی اور وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی پر الزام لگایا کہ وہ اللوارجن سے بڑے سوپر اسٹار بننے کی دوڑ میں لگے نظر آتے ہیں۔ اس دوران تلنگانہ کی وزیر دَاناسری انسویا سیتکا نے جے بھیم اور پشپا 2 فلموں کے حوالے سے ایک دلچسپ بیان دیا، جس میں انہوں نے دونوں فلموں کے درمیان موازنہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جے بھیم ایک طاقتور سوشل ڈرامہ ہے جو دلتوں اور پسماندہ طبقات کی حالت زار کو اجاگر کرتا ہے اور سماجی انصاف کے لیے لڑائی کی تصویر پیش کرتا ہے، جبکہ پشپا 2 ایک تجارتی کامیابی ہے جو عوام میں تفریح کا ذریعہ بن کر اُبھری ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فلموں کی کامیابی اپنی جگہ اہم ہے، مگر جے بھیم کی کہانی میں وہ حقیقت ہے جو سماج میں پسے ہوئے طبقوں کی جدوجہد کی عکاسی کرتی ہے، جب کہ پشپا 2 کی کامیابی زیادہ تر اس کے تجارتی عنصر اور کمرشل اپیل کی وجہ سے ہے۔ جے بھیم سماجی پیغام پر مبنی ہے تو پشپا 2 میں اسمگلنگ کرنے والے کردار کو ہیرو بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے 69ویں فلم فیسٹیول میں جے بھیم کو نظرانداز کرنے اور پشپا 2 کو اہمیت دینے پر بھی تشویش ظاہر کی ہے۔ پشپا 2 کی کامیابی اور اس کے نتیجے میں ہونے والے سانحے نے عوامی سطح پر مختلف ردعمل پیدا کیے ہیں۔ عوام کا ایک طبقہ جہاں کامیابی کی چمک سے محظوظ ہو رہا تھا، وہیں اس حادثے نے لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ آخرکار سینما کی دنیا کی کامیابی کے پیچھے چھپے انسانی المیے کو کون دیکھے گا؟ سماج میں اس بات پر بھی بحث جاری ہے کہ کیا فلم کی کامیابی کے پیچھے چھپے اس انسانی درد کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے؟ کیا سینما کے پیچھے سماجی ذمہ داریوں کا شعور ہونا ضروری نہیں؟ سماج کے مختلف طبقوں نے اس حادثے کے بعد حفاظتی تدابیر کو اجاگر کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ کئی سماجی تنظیموں اور کارکنوں نے مطالبہ کیا کہ سینما ہالز میں عوامی اجتماعات کے دوران حفاظتی اقدامات اور حفاظتی عملے کی تعیناتی کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے سانحات سے بچا جا سکے۔ اس سانحے کے بعد حکومت اور مقامی انتظامیہ کی غفلت بھی سامنے آئی ہے، جس کے نتیجے میں سینما ہالز میں حفاظتی تدابیر کی کمی نے اس حادثے کو جنم دیا۔ انتظامیہ کی جانب سے اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا کہ سینما ہال کے باہر اتنی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو سکتے ہیں اور ایسے حالات میں حفاظتی اقدامات کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ حکومت کی جانب سے اس واقعے کی تحقیقات کا آغاز کیا گیا ہے، اور مقامی انتظامیہ نے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ اس سانحے کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ کارروائی صرف دکھاوے کے لیے ہوگی یا اس کے نتیجے میں حقیقی تبدیلیاں آئیں گی؟ اس حادثے کے بعد قانونی کارروائی کا آغاز کیا گیا ہے، جس میں سینما ہال کے انتظامات، حفاظتی تدابیر، اور عوامی اجتماعات کے قوانین کی خلاف ورزی کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کے سانحات سے بچنے کے لیے عوامی اجتماعات کے دوران مخصوص قوانین کی سختی سے پیروی کرنا ضروری ہے۔ اس میں سینما ہالز کی اجازت کے عمل کو مزید بہتر بنانے، عوامی اجتماعات کے لیے مناسب حفاظتی تدابیر فراہم کرنے اور حفاظتی عملے کی تعیناتی شامل ہے۔

فلمی صنعت کی اخلاقی ذمہ داری:

اداکاروں کی چمکتی روشنیوں، پرستاروں کے بے پناہ جذبے، اور فلموں کی چکا چوند دنیا کی کامیابی کے پیچھے چھپے اخلاقی سوالات کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ پشپا 2 کے حادثے نے یہ ثابت کر دیا کہ فلمی صنعت کو اپنے سماجی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو مزید اہمیت دینا ہوگی۔ کامیاب فلموں کی تشہیر اور پروموشن کے دوران حفاظتی تدابیر کو یقینی بنانا ضروری ہے تاکہ انسانی جانوں کے نقصان سے بچا جا سکے۔ فلمی صنعت میں کامیابی کا مطلب صرف تجارتی منافع نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ایک ایسی صنعت ہے جو عوامی دلچسپیوں اور جذبات کو متاثر کرتی ہے، اور اس کے اثرات سماج پر گہرے ہوتے ہیں۔ اس صنعت کے فنکاروں اور پروڈیوسروں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ ان کی کامیابیاں صرف ان کے ذاتی فوائد تک محدود نہیں ہوتیں، بلکہ ان کا اثر پورے معاشرتی ڈھانچے پر پڑتا ہے۔ اس طرح کے حادثات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ سینما کی صنعت کے اندر ایک نیا اخلاقی ضابطہ ضروری ہے جو عوامی سلامتی کو مقدم رکھے۔ حکومت اور مقامی انتظامیہ کو عوامی اجتماعات کے دوران حفاظتی تدابیر کی سختی سے پیروی کرنی چاہیے۔ اگر انتظامیہ بروقت حفاظتی انتظامات کو نظرانداز کرتی ہے، تو ایسے سانحات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسے حیدرآباد میں پشپا 2 کے دوران پیش آیا۔ یہ واقعہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ حکومتی اداروں کو عوامی تحفظ کے لیے ٹھوس اقدامات کرنا چاہیے، اور ان قوانین کو نافذ کرنا چاہیے جو عوامی اجتماعات کے دوران حفاظتی تدابیر کو یقینی بنائیں۔ سماج کی جانب سے اس سانحے پر جو ردعمل آیا ہے وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ عوام کو اس بات کی سمجھ آ چکی ہے کہ کامیابی کے ساتھ ساتھ ذاتی اور اجتماعی ذمہ داری بھی آتی ہے۔ اگر عوامی مقامات پر اس طرح کے حادثات کا سامنا ہوتا ہے، تو سماج میں آگاہی بڑھانی چاہیے تاکہ آئندہ ایسے سانحات سے بچا جا سکے۔ یہ عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے واقعات کے اثرات پر بات کریں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ عوامی اجتماعات کے دوران حفاظتی تدابیر کو یقینی بنائے۔

فلم کی کامیابی اور اس کے اثرات:

پشپا 2 کی کامیابی یقینی طور پر ایک سنگ میل ہے، مگر اس کامیابی کے پیچھے چھپی حقیقتوں کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ فلم کی کامیابی نے جہاں ایک طرف سینما انڈسٹری کو نئی بلندیوں تک پہنچایا، وہیں اس کے ساتھ جڑا حادثہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب کوئی فلم یا تقریر عوامی مقامات پر ہوتی ہے، تو اس کے پیچھے ذمہ داری بھی آتی ہے۔ پشپا 2 نے ایک طرف معاشرتی سطح پر تفریح فراہم کی، مگر دوسری طرف اس کے ساتھ جڑا سانحہ یہ سوال اٹھاتا ہے کہ سینما کی دنیا میں کامیابی کو کس قیمت پر حاصل کیا جا رہا ہے؟ پشپا 2 کی کامیابی اور اس سے جڑا سانحہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہر کامیابی کے پیچھے کچھ نہ کچھ ذمہ داری چھپی ہوتی ہے۔ فلمی صنعت، سیاستدان، اور حکومت سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی حفاظت کو ترجیح دیں اور یقینی بنائیں کہ ایسی فتوحات کو حاصل کرنے کے دوران کسی انسانی جان کا نقصان نہ ہو۔ اس کے علاوہ، ہمیں سینما کی دنیا میں اخلاقی اور سماجی ذمہ داریوں کو تسلیم کرنا ہوگا تاکہ آنے والے وقت میں اس طرح کے واقعات سے بچا جا سکے اور ہم کامیابی کو ایک حقیقت پسندانہ انداز میں منائیں۔

فلمی صنعت کی اخلاقی ذمہ داریوں پر بات چیت، حکومتی اداروں کے اقدامات، اور عوامی آگاہی کی ضرورت، ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے ہمیں اس بات کا یقین کرنا ہوگا کہ کامیابی صرف وہ نہیں جو تجارتی منافع سے جڑی ہو، بلکہ وہ بھی جو سماج میں مثبت اثرات چھوڑے۔

موبائل نمبر: 9448381282
(مضمون نگار معروف صحافی و تجزیہ نگار ہیں)

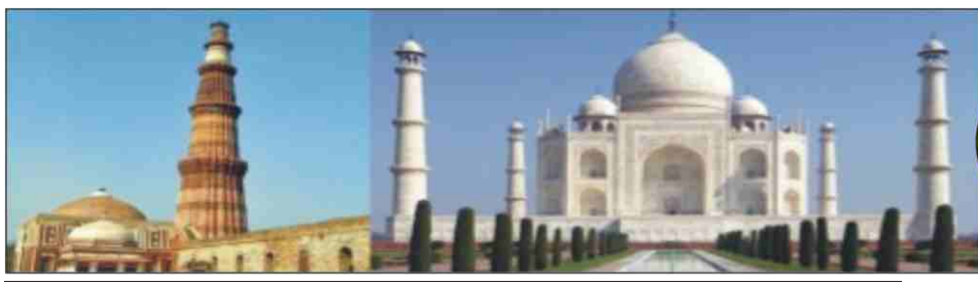

دینی رہنماء مسلمانوں کو فکری طور پر مضبوط کریں تو فتنوں کا سدباب ممکن

مکاتب کے نصاب میں ایمانیات و مبادیاتِ دین پر خصوصی توجہ نئی نسل کیلئے ضروری، مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

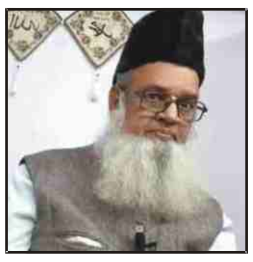

حیدرآباد۔25/دسمبر (راست) موجودہ حالات میں اُمتِ مسلمہ کے اصحابِ فکر ونظر کی ذمہ داری ہے کہ ایمانیات وعقائد کی صحیح طور پر تفہیم ہو، اُن کے اندر حساسیت پیدا کر کے دینی فہم وادراک کو مضبوط کرنے کی کوشش کی جائے، اسلامیات سے متعلق مبادیات کا علم اور اُن میں پختگی اتنی ہو کہ فتنوں کا سدباب ممکن ہو سکے۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی، سابق ماہر کتبات محکمۂ آثارِ قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر NCPUL وفانوس آگہی (تاریخ اسلام وثقافتِ اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹراسکولس/کالجس مقابلۂ جات) حیدرآباد نے کہا کہ اُمت کو بہکانے اور راہِ راست سے ہٹانے کی مختلف انداز اپناتے ہوئے کئی ایک انتھک کوششوں میں ایک فتنہ پرور ریاض احمد گوہر شاہی بھی ہے؛ جس نے ایک جرم کی پاداش میں گرفتار کئے جانے کے ڈر سے کشمیر سے نکل کر بالآخر پنجاب میں پناہ لینے پر مجبور ہوا۔ ظاہری دیندارانہ حلیہ وانداز دیکھ کر عوام اُس کے اِردگرد جمع ہوتے چلے گئے اور اُس سے متاثر ہونے لگے؛ کچھ اس طرح اُس نے نئی دیندارانہ پہچان بنائی' جرائم میں پکڑے جانے والے مزید مجرمین کی پناہ گاہ بن گیا اور نئے فتنہ کو جنم دیا۔ اِس فتنۂ گوہر شاہی میں کلمۂ طیبہ کو بھی بدل دیا گیا، وہ اپنے ماننے والوں سے ''گوہر شاہی رسول اللہ'' کہلواتا۔ (نعوذ باللہ)۔ چالیس پاروں پر مشتمل قرآن کا اعلان کیا، اپنے طور پر اضافی 10 پاروں کو باطنی قرار دیا۔ عباداتِ جسمانی کے بجائے صرف روحانی طریقہ سے عبادت کرنے کی ترغیب دینے لگا، اُس کے مطابق صرف تصور کرو عبادت ہوجائے گی' دل کی نماز اور دل کی عبادتیں ادا کرو' روحانیت اصل ہے' چاہے انسان کا کسی بھی مذہب سے تعلق ہو، روحانیت کی بنیاد پر نجات ہوگی۔ یہاں تک کہ کلمہ کا اقرار لازمی نہیں۔ نشہ جائز' عورتوں سے معانقہ کی اجازت، مہدویت کا دعویٰ ونیز حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ سے ملاقات کا تذکرہ، ان تمام گمراہ کن افکار وعقائد کی بناء پر علماء نے متفقہ طور پر اُس کو مرتد' کافر وخارجِ اسلام قرار دیا۔ بیسوی صدی میں نبوت' مہدویت ومسیحیت کے کئی جھوٹے دعویداروں نے مسلمانوں کو بہکانے کی کوشش کی۔ قرآن وحدیث کے معانی ومطالب میں ردّوبدل' اپنے جھوٹے دعوؤں کو سچ ثابت کرنے کیلئے دین میں طرح طرح کی بے بنیاد تاویلات کیں۔ کم علم مسلمانوں کو ذہنی طور پر مطمئن کرنے کیلئے دین کی اصل ساخت کو بدلنے کی باطلانہ سازشیں کیں۔ دین کی ہر بات کے غلط معنی ومفہوم بتلا کر اہلِ ایمان کے دلوں سے ایمان سلب کرنے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ یہ لوگ حدیثِ نبویہؐ کے متعلق من گھڑت باتوں کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کا سودا کرتے ہیں۔ اسی صدی کا ایک اور نیا فتنہ فیاض بن یاسین ہے؛ جس کے ماننے والے قانونِ قدرت کے خلاف جانے سے بھی پس وپیش نہیں کرتے' یہاں تک کہ بیمار کا علاج کرنا بھی اُن کے نزدیک ایمان کے برخلاف ہے۔ الغرض! مرزا غلام احمد قادیانی' شکیل بن حنیف' ریاض احمد گوہر شاہی' فیاض بن یاسین' یوسف کذاب' جاوید احمد غامدی' انجینئر علی مرزا' ایران کا بہاءُاللہ، دیگر فتنہ پرور دین وشریعت کو اپنے اپنے طور پر ردّوبدل کر کے پیش کرتے ہیں۔ غیر غلط تاویلات کے ذریعہ مبادیاتِ اسلامیہ کو علی الاعلان اس حد تک نقصان پہنچا رہے ہیں کہ شریعت کی پابندی نجات کیلئے ضروری قرار نہیں دیتے۔ معاشرہ میں لوگ لوگ ایک ایسے فتنہ میں ملوث ہیں جو اپنے آپ کو ''اہلِ قرآن'' بتلا کر احادیثِ مبارکہ سے نہ صرف منہ موڑ لیتے ہیں بلکہ اُن کا انکار کرتے ہیں' جو کہ حقیقت میں تعلیماتِ قرآنیہ کا انکار ہے۔ جبکہ نبیؐ کی اطاعت کی تاکید قرآن سے ثابت ہے۔ بہرحال! ان تمام فتنوں سے خود کو محفوظ رکھنے کیلئے علمِ دین کا حصول ضروری ہے، کیونکہ دین کی بنیادی باتوں سے لاعلم ہونے کی وجہ سے اس طرح کی گمراہ تحریک چلانے والوں کی چالبازیوں کا جاہل مسلمان بآسانی شکار بن جاتے ہیں اور باطل افکار ونظریات کے جال میں پھنس کر گمراہی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ سوشیل میڈیا پلیٹ فارمس انتہائی غیر غلط عقائد وتعلیمات کے پھیلانے میں دشمنانِ اسلام کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ عام طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ اسلامی معلومات میسر ہیں' لیکن دین کی بات جو کر رہا ہے وہ اِس قابل ہے یا نہیں اس کی خبر نہیں! اس لئے دین کے معاملہ میں مقامی علماء سے پوچھے بغیر محض ان ذرائع وآلات کے ذریعہ پہنچنے والی ہر معلومات کو دُرست نہیں سمجھنا چاہئے؛ اور اس طرح اپنے ایمان ودین کے معاملہ میں کسی بھی دھوکہ سے بچتے رہنا چاہیے۔ دین کے متبعین' اولیاء کرامؒ کی زندگی اور سیرت میں یہ بات واضح طور پر ملتی ہے کہ اپنے ایمان کی بقاء وسلامتی کے معاملے میں وہ حضرات ہمیشہ فکرمند رہتے تھے۔ ذرا سی غفلت بھی اُن کو گوارا نہیں تھی، جبکہ آج صورتحال یہ ہے کہ ان جھوٹی معلومات کی بنیاد پر بعض اوقات ایسا عمل کر بیٹھتے ہیں کہ جس سے دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کا خدشہ لاحق ہوجاتا ہے۔ اس لئے ایسے کسی بھی فتنوں کا شکار ہونے سے بچتے رہنے کی فکر ہمیشہ دامن گیر ہونی چاہئے۔

اسلام کے بنیادی عقائد کا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اسی پر اخروی فلاح وکامیابی کا دارومدار ہے

ممبئی۔25/دسمبر 2024 (پریس ریلیز) عقیدۂ توحید اسلام کا سب سے پہلا بنیادی عقیدہ ہے، یہ صرف ایک نظریہ نہیں، بلکہ انسان کو صحیح معنی میں انسان بنانے کا واحد ذریعہ ہے جو انسان کی تمام مشکلات کا حل اور ہر حالت میں اس کی پناہ گاہ، اور ہر غم وفکر میں اس کا غمگسار ہے، کائنات کی تخلیق اور اس کا عجیب وغریب نظم ونسق اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔ آدمی بھی غور وفکر اور سوچ بچار کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ ان خیالات کا اظہار حضرت مولانا محمد عرفان قاسمی صاحب (مبلغ دارالعلوم دیوبند) نے جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام امن مسجد جوگیشوری میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا موصوف نے اجلاس سے تفصیلی کرتے ہوئے کہا کہ نیک عمل اور عبادت کی قبولیت کے لیے توحید وایمان اولین شرط ہے۔ مولانا موصوف نے شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے ہر گناہ کو معاف کرے گا چاہے اس کے گناہ آسمان وزمین کے برابر کیوں نہ ہوجائیں لیکن شرط ہے کہ بندہ مکمل توحید پر قائم رہے اس کی ذات، وصفات اور عبادات میں کبھی شرک نہ کیا جائے تو یہی توحید انسان کے گناہوں کی بخشش اور، اخروی نجات کا ضامن ہے۔ تو ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ توحید پرست بنے توحید سب سے بڑی دولت ہے اس کی حفاظت گویا کی دنیا وآخرت کی کامیابی کی سعادت ہے۔ ایک مسلمان، موحد کو اللہ تعالیٰ کی الوہیت، ربوبیت اور اسماء وصفات میں ذرہ برابر بھی شرک کی مداخلت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس موقع پر مفتی محمد آزاد قاسمی صاحب (استاذ جامعہ معراج العلوم جنرل سکریٹری شمال مشرقی زون ممبئی) نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ شریعت مطہرہ کی رو سے والدین پر اولاد کے سلسلہ میں جو حقوق عائد ہوتے ہیں، ان میں سب سے اہم اور مقدم حق اُن کی دینی تعلیم وتربیت ہی ہے۔ اسلام عصری تعلیم کا ہرگز مخالف نہیں؛ لیکن دین کی بنیادی تعلیم کا حُصول اور اسلام کے بنیادی عقائد کا جاننا تو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اسی پر اخروی فلاح وکامیابی کا دارومدار ہے۔

ایس آئی او ناندیڑ نے ''ارتقاء: تبدیلی کے لیے عروج'' مہم کامیابی کے ساتھ مکمل کی

ناندیڑ، 25 دسمبر: اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (ایس آئی او) نے اپنی ایک ماہ طویل مہم ''ارتقاء: تبدیلی کے لیے عروج'' کامیابی کے ساتھ مکمل کی، جس کا مقصد طلبہ میں تعلیم، جدت اور فکری ترقی کو فروغ دینا تھا۔ یہ مہم 28 نومبر سے 25 دسمبر تک جاری رہی اور اس نے خطے بھر کے طلبہ، اساتذہ اور والدین سے زبردست ردعمل حاصل کیا۔ مہم میں شامل پانچ اہم پروگرامز: 1۔ ریاضی اولمپیاڈ: طلبہ نے اس مقابلے میں اپنی ریاضی کی صلاحیتوں اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کا مظاہرہ کیا۔ دسویں جماعت کے تقریباً 150 طلبہ نے حصہ لیا اور جیتنے والوں کو اسناد اور انعامات دیے گئے۔ 2۔ دینیات کوئز مقابلہ: کتاب ''دینیات'' پر مبنی کوئز مقابلہ میں طلبہ کا اسلامی علوم پر علم کا امتحان لیا گیا، اور اخلاقی وروحانی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ 3۔ سائنس نمائش ''الحکمہ'': اردو گھر میں منعقد ہونے والی سائنس نمائش ''الحکمہ'' میں طلبہ کے جدید منصوبوں اور تجربات کی نمائش کی گئی۔ اس تقریب کو ہزاروں زائرین نے دیکھا اور شرکاء کی تخلیقی صلاحیتوں کی ستائش کی۔ 4۔ پوسٹر بنانے کا مقابلہ: الحکمہ سائنس نمائش کے حصے کے طور پر، طلبہ نے سائنس سے متعلق موضوعات پر پوسٹر بنانے کے مقابلے میں حصہ لیا۔ اس مقابلے نے تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کیا اور سائنسی موضوعات پر آگاہی پیدا کی۔ 5۔ تعلیمی سیمینار اور انعامات کی تقسیم: مہم کا اختتام ایک شاندار تعلیمی سیمینار اور نوجوانوں کے استحکام پر ہوا۔ معروف مقررین جیسے اطہرالدین سر نے متاثر کن گفتگو کی۔ مختلف مقابلوں کے فاتحین کو انعامات سے نوازا گیا، جس سے یہ تقریب یادگار بن گئی۔ ایس آئی او کے ایک نمائندے نے مہم کی کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: ارتقاء: تبدیلی کے لیے عروج'' کا زبردست رسپانس ہمارے نوجوانوں کی صلاحیت اور ان کی علم کی پیاس کو ظاہر کرتا ہے۔ ایس آئی او ایسے پلیٹ فارمز فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے جو تعلیم اور جدت کو فروغ دیں۔ ارتقاء: تبدیلی کے لیے عروج'' مہم طلبہ کے لیے تحریک کا ایک مشعل ثابت ہوئی، جس نے ان کی فکری اور ذاتی ترقی پر گہرا اثر چھوڑا۔

ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ نے پھر ماری بازی

سائنس ایکسپو اور دیگر مقابلوں میں سرفہرست

ناندیڑ: 25/دسمبر: اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (SIO) کی جانب سے منعقدہ سائنس ایکسپو اور دیگر تعلیمی مقابلوں میں ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ ناندیڑ کے طلباء وطالبات نے اپنی علمی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا اور نہ صرف انعامات حاصل کیے بلکہ اپنے تحقیقی وتخلیقی صلاحیتوں سے ملک وملت کا نام روشن کیا۔ ان مقابلوں میں ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ کی ٹیم نے نمایاں کامیابی حاصل کیں۔ عدینہ مشیر ہاشمی اور ان کی ٹیم نے افراح نصیر ہاشمی، مریم احسن زُبیری، سعدیہ مہرین یوسف علی کے ہمراہ ''آرکیٹیکچرل مریکلس آف مسلمس'' کے نام سے ایک اہم ماڈل بنا کر اول پوزیشن حاصل کی۔ ان کی اس کامیابی نے نہ صرف ادارے کو فخر کا موقع دیا بلکہ پورے شہر کا نام بھی روشن کیا۔ عاطف حسان محمد عظیم نے میتھس اولمپیاڈ میں اول پوزیشن حاصل کی، جبکہ عمر عبداللہ ولد مفتی محمد عباس نے اسلامک کوئز میں پہلی پوزیشن جیت کر ادارے اور شہر کا نام بلند کیا۔ دوم انعام حاصل کرنے والوں میں دسویں جماعت کے حافظ ارسلان ولد ڈاکٹر حافظ محمد مبین، اور آٹھویں جماعت کے سید احمد اللہ حسینی شامل ہیں، جنہوں نے دینیات اسلامک کوئز میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ سائنس ایکسپو میں عفیفہ شہور بنت محمد افضل کی ٹیم انشرح سامین ریاض احمد، زوحہ فاطمہ محمد محسن، مریم صدف بنت شیخ وقار نے ''ڈیولپمنٹ آف ہیومن باڈی آرگن'' کے ماڈل کے ساتھ دوم پوزیشن حاصل کی، جس سے ادارے اور والدین کا سر فخر سے بلند ہوا۔ اسی طرح پوسٹر میکنگ میں زفیرہ مصطفیٰ خان نے انعام حاصل کیا، اور دیگر طلباء وطالبات جیسے خنسہ ادین، سیدہ عفیفہ، سایجہ فردوس، عریشہ مریم، زوہا تحریم، نمیرہ، ادیبہ، سائم الحق، سبطین، فرقان، عمر تنبولی اور محمد عرفات نے بھی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس کامیابی پر ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ کے مینیجنگ ڈائریکٹر، ایس ایم صمیم نے اسٹاف اور تمام طلباء وطالبات کو مبارکباد پیش کی اور مقابلوں میں شریک تمام طلبہ کے لیے ایک تہنیتی تقریب کا اعلان کیا تاکہ ان کی محنت کو سراہا جا سکے۔ یہ کامیابیاں نہ صرف ادارے کے لیے باعث فخر ہیں بلکہ ناندیڑ شہر کی تعلیمی ترقی میں اہم سنگ میل ثابت ہوں گی۔

رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول کے ۲۱ ویں سالانہ تمثیلی مشاعرہ کا کامیاب انعقاد

لڑکوں میں اجمل سلطانپوری اور لڑکیوں میں ڈاکٹر نکہت نسیم کی تمثیل کو اول انعام حقدار قرار دیا گیا

بھیونڈی: 25/دسمبر (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر میں لڑکوں کی تعلیم کے معروف ادارے رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول کا ۲۱ واں سالانہ تمثیلی مشاعرہ بروز منگل بتاریخ 24 دسمبر 2024 کو اسکول ہذا کے گراؤنڈ آڈیٹوریم پر منعقد ہوا۔ جس میں کے ایم ای سوسائٹی کے عہدیداروں میں نائب صدر ایڈوکیٹ یسین مومن، خازن فہد بوبیرے، سینئر پیٹرن ممبر عبدالباسط پٹیل اور دیگر عمائدین شہر اور محبان اردو شاعری نے شرکت فرمائی ہیڈ ماسٹر محمد شبیر فاروقی کی سربراہی اور چیئرمین نوح خلیل پٹیل کی سرپرستی میں منعقدہ اس بے مثال تمثیلی مشاعرے کے کنوینر معاون ہیڈ ماسٹر شفیع پٹیل تھے جب کہ سپروائزر فہیم پٹیل اور تمام تدریسی وغیر تدریسی اراکین عملہ نے اپنا گراں قدر تعاون پیش کیا۔ پروگرام کی نظامت شفیع پٹیل سر کے ہمراہ مجاز بھورے سر اور ظفر عالم خان نے انجام دی۔ محترمہ وحیدہ حفیظ الرحمن مومن نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی جب کہ مہمانان اعزازی کی حیثیت سے محترمہ ثمر دانش مدعو، جب کہ مہمان اعزازی اور جج کے طور پر بھیونڈی شہر کے نوجوان شعراء محترمہ صائمہ نگار، جناب شرجیل انصاری اور جناب امیر حمزہ حلبے نے اپنی موجودگی سے تقریب کی رونق میں اضافہ کیا اور تمثیلی مشاعرہ مقابلے کا فیصلہ بھی کیا۔ ججوں کے متفقہ فیصلے کے مطابق لڑکیوں کے میں رفیع الدین فقیہ گرلز ہائی اسکول کی ننھی طالبہ عائشہ ناصر شیخ کو ڈاکٹر نسیم نکہت کی بہترین تمثیل کے لئے جب لڑکوں کے مقابلے میں نیو نیشنل ہائی اسکول کے ننھے سے طالب علم انصاری عرفات بدرالدین کو اول انعام اور دو ٹرافیوں کا حقدار قرار دیا گیا۔ تمثیلی مشاعرہ مقابلے میں شاعروں کے بہترین گیٹ اپ پر بھی انعام تھا جو اجمل سلطانپوری کے ہی حصہ میں آیا، جس کی بنیاد پر نیو نیشنل اردو ہائی شانتی نگر اسکول کے طالب علم اور اس کی معلمات کو بیسٹ گیٹ اپ ایوارڈ کا حقدار قرار دیا گیا۔ طلبہ اور طالبات کے لئے ایک ہی اسٹیج سے دو علیحدہ علیحدہ تمثیلی مشاعرہ مقابلوں کے لئے اپنی منفرد شناخت رکھنے والے رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول نے دونوں ہی کیٹیگری میں پانچ پانچ انعامات سے شریک طلبہ کو نوازا۔ پروگرام میں طلبہ وطالبات کی بھی بڑی تعداد موجود رہی جب کہ اس کے یوٹیوب لائیو سے ہزاروں ناظرین بھی اپنے اپنے گھروں سے لطف اندوز ہوئے۔ سربراہ ادارہ محمد شبیر فاروقی نے پروگرام کی غرض وغایت بیان کی اور اپنے مستقبل کے عزائم کا ذکر کیا۔ چیئرمین نوح پٹیل کے ذریعہ رسم شکریہ کی ادائیگی پر اسکول ہذا کے تمام اراکین عملہ کی پرخلوص کوششوں کی بناء پر عالمی شہرت یافتہ یہ تمثیلی مشاعرہ اپنی روایتی شان وشوکت سے اختتام پذیر ہوا۔

کرسمس پر تھانے ٹریفک پولیس کی منفرد مہم، سینٹا کلاز نے ڈرائیوروں کو سڑک کی حفاظت کا پیغام دیا

سینٹا کلاز کی موجودگی سے سڑکوں پر حفاظتی شعور میں اضافہ، ٹریفک پولیس نے ٹریفک قوانین کی پیروی کرنے کی اپیل

تھانے: 25/دسمبر (آفتاب شیخ) کرسمس کے اس خاص موقع پر تھانے ٹریفک پولیس نے ایک منفرد اقدام اٹھایا، جس میں سینٹا کلاز کے روپ میں ایک دلچسپ اور تخلیقی انداز میں ڈرائیوروں کو سڑک کی حفاظت کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ جہاں عام طور پر کرسمس پر سینٹا کلاز بچوں کو تحفے دیتے ہیں، وہیں اس بار سینٹا کلاز تھانے کی سڑکوں پر ٹریفک پولیس کے ساتھ نظر آئے اور گاڑی چلانے والوں کو حفاظت کے حوالے سے پیغام دیا۔ سینٹا کلاز، ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر گوکھلے روڈ، کوپری اور اشٹو نائک چوک جیسے اہم مقامات پر ڈرائیوروں کو ٹریفک کے قوانین کی پیروی کرنے کی اپیل کرتے ہوئے نظر آئے۔ انہوں نے سیٹ بیلٹ باندھنے، دو پہیہ گاڑیوں پر ہیلمیٹ پہننے اور شراب پی کر گاڑی نہ چلانے جیسے حفاظتی پیغامات دیے۔ اس مہم میں خصوصی طور پر تیار کیے گئے بینر بھی لگائے گئے، جو سڑک کی حفاظت کے پیغامات کو مؤثر طریقے سے عوام تک پہنچا رہے تھے۔ اس منفرد مہم کا مقصد سڑک پر حادثات کو کم کرنا اور عوام کو ٹریفک قوانین کی اہمیت سے آگاہ کرنا تھا۔ شہریوں نے اس اقدام کی بھرپور ستائش کی اور اسے کرسمس کے دوران سیکیورٹی کو اولین ترجیح دینے کا ایک بہترین طریقہ قرار دیا۔ تھانے ٹریفک پولیس نے ثابت کیا کہ حفاظتی پیغامات کو تخلیقی اور مؤثر طریقوں سے بھی لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہ مہم نہ صرف آگاہی بڑھانے میں کامیاب ہوئی بلکہ اس نے تہواروں کے دوران سیکیورٹی کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔

امیت شاہ کے بیان پر غم وغصہ: تھانے کے آنند نگر میں ڈاکٹر امبیڈکر کے پیروکاروں کی احتجاجی ریلی

وزیر داخلہ کے استعفیٰ کا مطالبہ، شاہ کی فوٹو جلا کر مظاہرین نے کیا برہمی کا اظہار

تھانے: 25/دسمبر (آفتاب شیخ) بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے بارے میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے حالیہ بیان پر ملک بھر میں غم وغصہ پایا جا رہا ہے اور جگہ جگہ ان کے خلاف مظاہرہ بھی کئے جا رہے ہیں۔ اس بیان کے خلاف تھانے کے کوپری علاقے کے آنند نگر میں بھی ڈاکٹر امبیڈکر کے پیروکاروں نے احتجاجی ریلی نکالی۔ اس احتجاج میں دو ہزار سے زیادہ ڈاکٹر امبیڈکر کے پیروکاروں اور مظاہرین نے شرکت کی، جنہوں نے اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے امیت شاہ کے بیان کے خلاف زوردار نعرے لگائے۔ ریلی آنند نگر مزدور کلیان کیندر کے میدان سے شروع ہوئی، جس میں لوگ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر چوک، بدھ وہار مارگ سے ہوتے ہوئے بارہ بنگلہ سرکل کے قریب چھترپتی شیواجی مہاراج میموریل تک پہنچے۔ احتجاج کے دوران، مشتعل مظاہرین نے امیت شاہ کی تصویر جلا کر اپنے غصے کا اظہار کیا اور مرکزی وزیر داخلہ کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ احتجاجی ریلی میں معروف شخصیات جیسے ملند بنکر، صحافی آنند کامبلے، پروین گائیکواڑ، وجے دلوی، سونالی سردار، نیلیش کھیرے، سندیپ بنکر، اور دیگر نے شرکت کی۔ ان کے ساتھ سبھاش بھوسلے، شرد ویادنڈے، اتم کھڈے، صحافی نتن دودھ ساگر اور کئی دیگر اہم شخصیات بھی احتجاج میں شامل ہوئیں۔ یہ احتجاج امیت شاہ کے بیان پر عوام کے شدید غم وغصے اور آئینی اقدار کے تئیں ان کی وابستگی کا مظاہرہ ہے۔ مظاہرین نے اس بات پر زور دیا کہ امبیڈکر کے نظریات اور ان کے آدرشوں کی توہین ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ احتجاجی مظاہرہ اس بات کا غماز ہے کہ لوگ آئینی حقوق اور سماجی انصاف کے دفاع کے لیے ہر ممکن اقدام اٹھانے کے لیے تیار ہیں۔

غیبت کی وجہ سے معاشرہ میں فتنہ وفساد اور آپسی جھگڑے اور بدگمانیاں پھیلتی ہیں

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام کھوکھا بازار مسجد ممبئی میں منعقدہ جلسہ اصلاح معاشرہ سے مولانا عرفان قاسمی کا خطاب

ممبئی۔25/دسمبر 2024 (پریس ریلیز) اسلام میں غیبت وچغل خوری کی سخت مذمت کی ہے، آج کل ہمارے معاشرہ میں غیبت، بدگوئی اور چغل خوری ایک محبوب مشغلہ بن گیا ہے جہاں دو چار افراد جمع ہوئے بس ایک دوسرے کی برائی شروع ہو گئی اور ذرا برابر احساس نہیں ہوتا کہ زبان کی اس برق رفتاری اور شعلہ افشانی پر کوئی باز پرس بھی کرنے والا ہے کہ نہیں ہے، دَور حاضر میں وہ اخلاقی برائی جس نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے وہ دوسروں کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے کا گناہ ہے، یہ برائی بلاشبہ ایک ناسور ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں فتنہ وفساد اور آپسی جھگڑے اور بدگمانیاں پھیلتی ہیں۔ ان زریں خیالات کا اظہار حضرت مولانا محمد عرفان صاحب قاسمی مدظلہ العالی (مبلغ دارالعلوم دیوبند) نے جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام کھوکھا بازار مسجد ممبئی میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا عرفان قاسمی نے اپنے مفصل خطاب میں وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ: کی روشنی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ غیبت تو بہرحال گناہ ہے، اور مومن کی شان ہے کہ ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے یہی وجہ ہے کہ گناہ آدمی کو ولایت و بزرگی سے بہت دور کر دیتا ہے اور گناہ پر ہمیشگی اختیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قُرب کی منزل سے دور رہا ہے اور ایسا شخص اس کی دوستی کی خوشبو سے محروم ہوتا ہے۔ مولانا نے مزید فرمایا کہ اس وقت مسلمانوں کے معاشرتی حالات میں سدھار و اصلاح کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت کے مطابق اصلاح معاشرہ کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اجلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت کلام پاک اور نعتیہ کلام سے ہوا، اجلاس کی نظامت مولانا محمد زاہد قاسمی صاحب (نائب مہتمم جامعہ معراج العلوم) نے بحسن وخوبی نظامت کا فریضہ انجام دیا، اس پروگرام میں علاقے کے علماء، ائمہ مساجد سمیت حاجی امتیاز بھورا صاحب، مفتی محمد طٰہٰ قاسمی صاحب، مولانا محمد اشفاق قاسمی صاحب (استاذ جامعہ معراج العلوم چیتا کیمپ) ودیگر شریک تھے۔

پروجیکٹ ''سنجیوانی'' کے تحت پی پی ایف اے ایس میوچل فنڈ نے 35 لاکھ روپے کے ہسپتال کا سامان عطیہ کیا

بھیونڈی تعلقہ کے مریضوں کے لیے مفت علاج کا واحد آپشن

بھیونڈی: 25/دسمبر (شارف انصاری):- بھیونڈی تعلقہ کا آیوشمان آروگیہ مندر آروگیہ پرامن دھانم پرائمری ہیلتھ سنٹر وجریشوری تعلقہ کا بنیادی اسپتال ہے، جس کی خراب حالت کو دیکھتے ہوئے، پی پی ایف اے ایس میوچل فنڈ کے ذریعہ مذکورہ بنیادی مرکز کو تقریباً 35 لاکھ روپے کا اسپتال کا سامان فراہم کیا گیا تھا۔ جس میں کئی اہم مشینیں بھی شامل ہیں۔ ڈفرنس چیریٹیبل ٹرسٹ کے صدر اور بانی دیپک وشوکرما نے ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کرتے ہوئے کہا کہ میکنگ دی ڈیفرنس پروجیکٹ 'سنجیوانی' کے تحت ضرورت کے مطابق کئی دیگر صحت مراکز اسپتالوں کو بھی اسی طرح کا سامان اور آلات فراہم کیے گئے ہیں۔ تاکہ غریب دیہی علاقوں اور قبائلی اکثریتی علاقوں کے مریضوں کو بنیادی مراکز صحت میں علاج معالجے کی سہولتیں آسانی سے مل سکیں اور انہیں دربدر بھٹکنا نہ پڑے۔ اس موقع پر روہن گھوگے- سی ای او (ضلع پریشد)، ایم ایس پریہ ہریانیاں- چیف کمپلائنس آفیسر اور کمپنی سکریٹری (پی پی ایف اے ایس میوچل فنڈ)، ایم ایس سنجنا جادھو- ہیومن ریسورس منیجر (پی پی ایف اے ایس میوچل فنڈ) ایم ایس دویتی مہتا نائب صدر (میکنگ دی ڈیفرنس چیریٹیبل)۔ ٹرسٹ) وغیرہ اور دیگر معززین موجود تھے۔

ادارہ نثری ادب کی ماہانہ 221 ویں نشست 28 دسمبر سنیچر کی رات میں

مالیگاؤں: 25/دسمبر: ادارہ نثری ادب کی ماہانہ 221 ویں ادبی نشست 28 دسمبر 2024 بروز سنیچر کی شب ٹھیک دس بجے اے ٹی ٹی کیمپس میں منعقد ہوگی۔۔ بچوں کے ادیب افسانہ نگار شاعر اور مترجم ادبِ اطفال پر دس ناول لکھنے والے رباعیات کے تین مجموعے کے شاعر تین اکیڈمی سے پانچ انعامات حاصل کرنے والی معروف ادبی شخصیت ڈاکٹر ابواُسامہ (ابن آدم) صاحب صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔۔ قلمکاران میں ڈاکٹر اقبال برکی (ادیب الاطفال) ڈاکٹر ابن آدم (شاعر و ادیب) علیم طاہر (شاعر و ادیب) عزیز اعجاز (معلم و ڈرامہ نگار) اور عزیز الرحمن ماہی (افسانہ نگار) صاحبان اپنی تخلیقات حاضرین کے روبرو پیش کریں گے۔۔ جملہ تخلیقات پر تنقید وتبصرے کی اجازت ہوگی۔ نظامت کے فرائض رضوان ربانی سرانجام دیں گے۔ اردو زبان وادب کے شیدائیوں سے بالخصوص اردو کے اساتذہ سے اور ڈی ایڈ بی ایڈ اردو کے زیرِ تربیت معلمین سے شرکت کی گذارش صدر واراکین ادارہ نثری ادب نے کی ہے۔۔

کے کے اردو گرلز ہائی اسکول وجونیئر کالج کی تعلیمی سیر

جلگاؤں: 25/دسمبر (عقیل خان بیاولی) شہر کے دختران اسلامیہ کے واحد تعلیمی ادارہ کے کے اردو گرلز ہائی اسکول وجونیئر کالج کی رواں تعلیمی سال کی سیر شہر کے عالمی شہرت یافتہ صنعتی ادارے جین برادرز گروپ آف انڈسٹریز میں مختلف صنعتی شعبے نیز گروپ کے زیر اہتمام جاری ملک کے واحد کہلانے والے ''مہاتما گاندھی ریسرچ فاؤنڈیشن'' و ریاستی حکومت کے محکمہ جنگلات کے زیر اہتمام تعمیر ''مور باغ'' لانڈورکھور کے مقامات پر پرنسپل تنویر جہاں شیخ کی قیادت میں منعقد ہوئی جہاں طالبات نے مختلف پھل، پھول، کیمیاء جات، بجلی پانی وغیرہ پر ہونے والے پروسیس ان کی لاگت، پیداوار، تحفظ وغیرہ سے متعلق اپنے نصاب میں شامل سائینسی نقطۂ نظر سے دیکھنے سمجھنے کی عملی کوشش کی اسی کے ساتھ مہاتما گاندھی کی تحریک آزادی، عدم تشدد کے نظریات سے متعلق ان کی حیات وکارناموں کو جدید ڈیجیٹل آلات کی مدد سے دیکھا اور پڑھا قبل ازیں حکومت مہاراشٹر کے محکمہ جنگلات کے زیر اہتمام تعمیر ''مور باغ'' کی سیر کیں جہاں انھیں جنگلی جانوروں کے مکینوں جنگلات کے تحفظ مختلف جڑی بوٹیوں پھل پھول کی لاگت باغبانی وغیرہ سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ قدرتی ماحولیات میں وقت گزاری کا موقع میسر ہوا تعلیمی سیر کو کامیاب کرنے کے لیے انچارج شاہ ذاکر، محسن اقبال کی نگرانی میں تدریسی وغیر تدریسی عملے نے تعاون کیا۔

غلام رسول ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر اہتمام انڈین ہائی اسکول میں منعقد ہوا شاندار ''فوڈ فیسٹیول'' کا پروگرام!

میرا بھائندر: 25/دسمبر (رپورٹ: محمد حسین ساحل) غلام رسول ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر اہتمام انڈین ہائی اسکول میں منعقد ہوا شاندار ''فوڈ فیسٹیول'' کا پروگرام! اسکول اساتذہ اور طالبات نے ملکر فوڈ فیسٹیول کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جس میں انواع واقسام کے لذیذ کھانے بنائیں گے۔ اچھے کھانے بنانے والی ٹیم کو اول دوم اور سوم سرٹیفکیٹ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ طلباء اور ٹیچرز نے لطف لیکر لذیذ کھانوں کو نوش فرمایا۔

امید

کہتے ہیں امید پر دنیا قائم ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے نوکری ہو، بچوں کا رشتہ ہو، پیسے کہ ضرورت ہو امید لگائے بیٹھے رہتے ہیں۔ امید بھی کانچ کی چوڑی جیسی ہوتی ہے پہننے میں ٹوٹ ہی جاتی ہے۔ جس طرح موسم بدلتے ہیں اسی طرح حالات کے ساتھ حالت بھی بدل جاتی ہے بس دل میں امید کا چراغ روشن رکھو امید اس خوشی کا نام ہے جس کے انتظار میں غم کے دن بھی کٹ جاتے ہیں آہستہ آہستہ انسان دوسروں سے امید لگانا چھوڑ دیتا ہے اسے سمجھ آجاتی ہے کہ کس کی کتنی پرواہ کرنی ہے کس سے کتی امید رکھنی ہے اور کس سے کتنا فاصلہ رکھنا ہے زندگی سب سکھا دیتی ہے۔

امید وصل بھی کانچ کی چوڑی ہے
کہ پہننے میں کئی بار ٹوٹ جاتی ہے

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱
9323793996

مالیگاؤں یاترا میں اس سال عقیدت مندوں کو زیادہ سہولتیں اور سیکورٹی دیں

ناندیڑ اور لاتور کے اراکین پارلیمنٹ کی انتظامیہ کو نوٹس، مالیگاؤں میں سفری تیاریوں کا جائزہ اجلاس

ناندیڑ:25/دسمبر (ورق تازہ نیوز): جنوبی ہند کے ایک اہم مقام مالیگاؤں میں یاترا دن بہ دن بڑے پیمانے پر منائی جارہی ہے۔ سفری سہولیات کی دستیابی کی وجہ سے یاتریوں کی آمدورفت میں اضافہ ہوا ہے اور عقیدت مندوں کو بہتر سہولیات، سیکورٹی، سفری انتظامات اور بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کی ہدایت آج ناندیڑ اور لاتور لوک سبھا کے رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان نے اور شیواجی بند پا کالگے نے دی۔ مالیگاؤں یاترا چار دن بعد شروع ہوگی۔ ناندیڑ ضلع پریشد، لوہا پنچایت سمیتی اور لوہا گرام پنچایت اس یاترا کے منتظمین ہیں۔ آج ان تینوں نظاموں کی جانب سے کی گئی تیاریوں کے حوالے سے ایک جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ مالیگاؤں ضلع پریشد ریسٹ ہاؤس میں منعقدہ اس میٹنگ میں ناندیڑ کے ایم پی رویندر وسنت راؤ چوان، لاتور کے ایم پی ڈاکٹر شیواجی بند پا کالگے، ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت، ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال کے علاوہ ضلع پریشد، پنچایت سمیتی کے عہدیداران، یاترا کی منصوبہ بندی میں شامل معززین، مقامی منتظمین اور مختلف محکمہ جات کے سربراہان موجود تھے۔ پولیس، محکمہ تعمیرات عامہ، ریاستی ٹرانسپورٹ، زراعت حیوانات، صحت، پانی کی فراہمی، تعلیم BSNL، ہائی ویز، مہاراشٹر لائف اتھارٹی، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، جنگلات، پانی کے تحفظ، سماج خواتین اور بچوں کی بہبود پنچایت سمیتی لوہا اور دیگر محکموں کے سربراہان۔ آج کی میٹنگ میں موجود تھے۔ رکن پارلیمنٹ نے اس بات کا جائزہ لیا کہ اس محکمہ نے یاترا کے سلسلے میں کیا منصوبہ بندی کی ہے۔ اس جائزہ میٹنگ میں یاترا کا اہتمام کرنے والے معززین کے ساتھ ساتھ گاؤں والوں نے کچھ تجاویز پیش کیں، جن میں مالیگاؤں کو ایک یاترا کے طور پر 'A' کا درجہ ملنا چاہیے۔ مالیگاؤں کے قریب شاہراہ پر اوور برج بنایا جائے، مالیگاؤں شجرکاری میلے کو ثقافتی محکمہ کی منظوری دی جائے، مالیگاؤں میں ضروری جگہوں پر ہائی ماس لائٹنگ سسٹم لگایا جائے، تمام نجی کمپنیوں کے موبائل ٹاور لگائے جائیں، سابق چیف کی یادگار وزیر ولاس راؤ دیش مکھ کی تعمیر کی جائے، مالیگاؤں میں بینک شروع کیا جائے، یاتریوں کے لیے مستقل پناہ گاہ کا نظام قائم کیا جائے، وغیرہ اہم مطالبات تھے۔ مختلف محکموں کا جائزہ لینے کے بعد دونوں اراکین اسمبلی نے موقع پر موجود افسران کی رہنمائی کی۔ ایم پی رویندر چوان نے کہا کہ اس یاترا میں آنے والے یاتریوں کی حفاظت اور بنیادی سہولیات کے بارے میں چوکنا رہنا چاہیے۔ انہوں نے ہائیمس لائٹ کا خیال رکھنے، یاتریوں اور آنے جانے والے مویشیوں کے لیے پینے کے صاف پانی کی فراہمی، پولیس کی حفاظت، خواتین پولیس کی دستیابی، اس جگہ پر غیر قانونی شراب کی فروخت پر قابو پانے کے لیے کہا۔ نیز انتظامیہ سے کہا گیا کہ اگر ضلع میں پرائیویٹ موبائل نیٹ ورک سے کوئی عارضی انتظام ہو تو اس سلسلے میں اقدامات کریں۔ لاتور کے ایم پی ڈاکٹر شیواجی بند پا کالگے نے کہا کہ وہ زیارت گاہ کو 'اے' کا درجہ دلانے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے مالیگاؤں آنے والے اور یاترا میں شرکت کرنے والے ہر فنکار کو اعزازی بیجز دینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے مویشیوں کے پینے کے پانی پر مزید توجہ دینے کے بارے میں بتایا کہ اس جگہ کے تالاب کو صاف کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ پانی مویشیوں کے پینے کے قابل رہے۔ ڈپٹی چیف ایگزیکٹیو آفیسر منجوشا کاپسے نے پروگرام کا تعارف کرایا۔ مالیگاؤں کا سفر 29 دسمبر کو دیوسواری پالکی کے ساتھ شروع ہوگا۔ 30 دسمبر کو مویشی، گھوڑے، بکرے، مرغیوں اور کتوں کی نمائش، 31 دسمبر کو ریسلرز کا گرینڈ رائٹ، یکم جنوری کو روایتی آرٹ فیسٹیول اور مختلف مقابلوں میں انعامات کی تقسیم، 2 جنوری کو لاونی فیسٹیول اور 3 جنوری کو شنکر پٹا۔

ناندیڑ ضلع قریش کانفرنس کا انعقاد

محمد فیصل قریشی ضلع صدر نامزد

ناندیڑ:23دسمبر: بروز پیر کو قریش کانفرنس کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ناندیڑ ضلع قریش کانفرنس کا انعقاد بمقام عائشہ حسین فنکشن ہال، دیگلور ناکہ، ناندیڑ بوقت بعد نماز مغرب عمل میں آیا۔ شفیع احمد صاحب قریشی (سابقہ ڈپٹی میئر ناندیڑ) کی زیر صدارت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ الحاج محمد یوسف صاحب قریشی، الحاج ارشاد صاحب قریشی، الحاج محمد حنیف صاحب قریشی، الحاج محمد فاروق صاحب قریشی، ایڈوکیٹ محمد عباس صاحب قریشی، ڈاکٹر محمد عبدالسمیع صاحب قریشی' ڈاکٹر محمد اطہر قریشی'، نوید احمد صاحب قریشی، محمد ایوب صاحب قریشی، ذکی احمد صاحب قریشی و دیگر معزز حضرات نے مہمان خصوصی کے طور پر اس کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس میں محمد فیصل ولد محمد قیصر صاحب قریشی کو ناندیڑ ضلع صدر کے عہدے سے سرفراز کیا گیا۔ شکریہ کے ساتھ کانفرنس کا اختتام ہوا۔

شوہر نے بیوی کو باس کے ساتھ جنسی تعلق سے انکار کرنے پر تین طلاق دے دی

ممبئی:25/ڈسمبر (ایجنسیز) ریاست مہاراشٹر کے ایک شخص نے اپنی دوسری بیوی کو ایک وقت میں تین طلاق دے دی جب بیوی نے شوہر کے باس کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ حیران کن واقعہ اس وقت سامنے آیا جب کلیان علاقے میں ایک خاتون نے اپنے شوہر پر سنگین الزامات عائد کر دیے۔ شکایت کے مطابق شوہر نے اسے اپنے باس کے ساتھ جنسی تعلقات بنانے کے لئے مجبور کیا۔ جب اس کی بیوی نے انکار کیا تو اس نے اسے مارا پیٹا اور گالی گلوچ کی اور بالآخر اسے تین طلاق دے کر گھر سے باہر نکال دیا۔ پولیس کو دی گئی شکایت میں 28 سالہ متاثرہ خاتون نے کہا کہ اس کا شوہر جو پیشہ سے سافٹ ویئر انجینئر ہے اپنی پہلی بیوی سے طلاق لینے کے لیے 15 لاکھ روپے جمع کرنا چاہتا تھا۔ اس نے خاتون پر دباو؟ ڈالا کہ وہ اپنے گھر سے رقم لے کر آئے۔ جب اس نے انکار کیا تو شوہر نے اسے اپنے باس سے جسمانی تعلقات قائم کرنے کا حکم دیا۔ تفصیل کے مطابق، یہ واقعہ اس وقت شروع ہوا جب جنوری 2024 میں شادی کے چند ماہ بعد ہی شوہر نے بیوی پر ایسا دباو؟ ڈالنا شروع کر دیا۔ ایک پارٹی کے دوران اس نے بیوی سے باس کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے کو کہا۔ جب اس نے احتجاج کیا تو اس نے جسمانی تشدد کا سہارا لیا اور بالآخر اسے طلاق دے کر گھر سے باہر نکال دیا۔ خاتون کی شکایت پر پولیس نے ملزم شوہر اور اس کے باس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ مسلم خواتین (شادی کے حقوق کے تحفظ) ایکٹ 2019 کے ساتھ تعزیرات ہند کی دفعہ 115(2)، 351(2)، 351(3) اور 352 کے تحت الزامات درج کیے گئے ہیں۔ 19 دسمبر کو خاتون نے اس کے خلاف سنبھاجی نگر سٹی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ بعد ازاں کیس کو بازار پیٹھ پولیس اسٹیشن منتقل کر دیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ خاتون نے الزام لگایا کہ سہیل نے اسے جسمانی اور ذہنی طور پر ہراساں کیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ تحقیقات جاری ہیں تاہم گرفتاری ابھی عمل میں نہیں آئی ہے۔ حال ہی میں، ایک 26 سالہ خاتون نے تھانے میں اس کے شوہر کی طرف سے تین طلاق دینے کے بعد شکایت درج کرائی تھی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس کے شوہر اور اس کے اہل خانہ نے اس سے 50000 روپے کا مطالبہ کیا کیونکہ انہیں اس کی شادی کے لیے جہیز نہیں دیا گیا تھا۔ خاتون نے یہ بھی الزام لگایا کہ ملزمان نے اس کے ہاتھ اور ٹانگیں باندھ کر مارا پیٹا اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں۔ عیاں رہے کہ یکم اگست 2019 کو ہندوستان میں مسلم خواتین (شادی پر حقوق کے تحفظ) ایکٹ نافذ کیا گیا ہے جس کے مطابق اب تین طلاق پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

27 اور 28 دسمبر کے دوران ریاست میں

ژالہ باری اور گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی

ممبئی، 25 دسمبر۔ (ورقِ تازہ نیوز) 27-28 دسمبر کے دوران وسطی مہاراشٹر، مراٹھواڑہ اور ودربھ میں ژالہ باری اور گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ 27 دسمبر کو، گرج چمک کے ساتھ بارش دوپہر سے شروع ہوگی، پہلے نندربار، دھولے، جلگاؤں، اہلیہ نگر اضلاع، جنوبی مراٹھواڑہ کے مشرقی حصوں، پونے اور ناسک اضلاع میں۔ جمعہ کی رات تک مغربی ودربھ اور پڑوسی مراٹھواڑہ بشمول بلڈھانا، اکولا، واشیم، امراوتی، چھترپتی سمبھاجی نگر، جالنا، پربھنی، ہنگولی اور بیڑ اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ طوفانی بارش ہوگی ان حصوں میں کسی حد تک ژالہ باری کے امکانات بھی ہیں۔ مدھیہ مہاراشٹر کے کچھ حصوں اور مراٹھواڑہ کے باقی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا بھی امکان ہے۔ 28 دسمبر کی صبح تک طوفانی بارش مشرق کی طرف بڑھے گی اور ودربھ کے دیگر اضلاع میں نظر آئے گی۔ اس میں ایوت محل، وردھا، ناگپور، بھنڈارا، گونڈیا، اور چندر پور اضلاع شامل ہیں۔ ان حصوں میں کچھ اولے پڑنے کا امکان ہے۔ اس دن بھی مغربی ودربھ اور پڑوسی مراٹھواڑہ کے کچھ حصوں میں بارش کے حالات برقرار رہنے کا امکان ہے۔ اس دن مجموعی طور پر ودربھ اور مراٹھواڑہ میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں معمولی کمی متوقع ہے کیونکہ موسم صاف ہونے کی توقع ہے۔ لیکن خاندیش اور مدھیہ مہاراشٹر میں موسم مستحکم ہونا شروع ہو جائے گا۔ ودربھ اور مراٹھواڑہ کے چند الگ تھلگ مقامات کو چھوڑ کر ریاست کے زیادہ تر حصوں میں 29 دسمبر کو موسم پہلے ٹھیک ہو جائے گا، اور 30 دسمبر سے سرد موسم میں اضافہ ہوگا۔ کسانوں سے گزارش ہے کہ موسم کی اس صورتحال کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔ جانوروں اور کاٹی گئی فصلوں کو بارش، ژالہ باری اور آندھی سے بچایا جائے۔ طوفان کی صورت میں محکمہ زراعت نے درختوں کے نیچے، کھلی جگہوں، ٹین شیڈوں کے نیچے، زندہ تاروں کے نیچے یا بجلی کی لائنوں کے قریب پناہ نہ لینے کی بھی اپیل کی ہے۔

کروڑپتی سپاہی، سونا چاندی جمع کرنے کا جنون، سوربھ شرما کی غیر قانونی دولت بے نقاب

بھوپال: مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں سابق کانسٹیبل سوربھ شرما کے گھر اور دفتر پر لوکایکت کی چھاپہ ماری کے دوران حیران کن انکشافات سامنے آئے ہیں۔ لوکایکت ذرائع کے مطابق، سوربھ نقدی کی بجائے سونے اور چاندی پر زیادہ بھروسہ کرتا تھا۔ وہ کیش کو جلد از جلد ان دھاتوں میں بیش قیمتوں تبدیل کر لیتا تا کہ نقصان سے بچا جا سکے اور بہتر منافع حاصل ہو۔ تفتیش میں یہ بھی پتہ چلا کہ نقدی کو طویل عرصے تک رکھنے پر خراب ہونے یا چوہوں کے نقصان کا خدشہ سوربھ شرما کو پریشان کرتا تھا۔ اس نے سونے اور چاندی کی اینٹیں بنوا کر میکنگ چارج سے بھی بچنے کی کوشش کی۔ 18 اور 19 دسمبر کو کی گئی چھاپہ ماری میں 7.98 کروڑ روپے کی جائیداد برآمد ہوئی جس میں 2.87 کروڑ روپے نقد اور 234 کلو چاندی شامل ہے۔ لوکایکت پولیس کے ڈی جی جے دیپ پرساد نے انکشاف کیا کہ سوربھ شرما نے بدعنوانی سے حاصل کی گئی رقم سے نہ صرف چاندی اور سونا خریدا بلکہ اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے نام پر اسکول اور ہوٹل بھی قائم کیے۔ سوربھ کو 2015 میں والد کی وفات کے بعد محکمہ ٹرانسپورٹ میں ملازمت دی گئی تھی، جہاں اس نے مبینہ طور پر ناجائز طریقوں سے بھاری دولت اکٹھی کی۔ لوکایکت کی تحقیقات جاری ہیں اور مزید انکشافات کا امکان ہے۔

سال 2024: پانچ اسٹار بلے باز بنے والد، فہرست میں تین ہندوستانی کھلاڑی شامل

ممبئی:25/ڈسمبر ؟(ایجنسیز) سال 2024 کرکٹ کے میدان میں ایک اہم سال ثابت ہوا، جہاں نہ صرف کھلاڑیوں نے کھیل کے میدان میں کارنامے دکھائے بلکہ کئی کھلاڑیوں کی ذاتی زندگی میں خوشیوں کا اضافہ ہوا۔ یہ وہ سال تھا جب کچھ کھلاڑی والد بنے اور ان کی زندگی میں ایک نیا باب شروع ہوا۔ ان میں ہندوستان کے تین کھلاڑی شامل ہیں جو اس سال والد بنے۔ سب سے پہلا نام ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان وراٹ کوہلی کا ہے۔ وراٹ کوہلی کو 2021 میں پہلی بار والد بننے کا اعزاز حاصل ہوا تھا جب ان کی اہلیہ انوشکا شرما نے ایک بیٹی کو جنم دیا تھا جس کا نام وامیکا رکھا گیا لیکن 2024 میں ان کی زندگی میں ایک اور خوشی آئی، جب ان کے گھر ایک بیٹے کی آمد ہوئی جس کا نام اکائے رکھا گیا۔ اس سال کے آخر میں وراٹ کوہلی نے ٹی-20 کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا لیکن وہ آئی پی ایل میں کھیلنا جاری رکھیں گے۔ دوسرا نام ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے موجودہ ٹیسٹ کپتان روہت شرما کا ہے۔ روہت شرما کو 2018 میں پہلی بار بیٹی کی خوشی نصیب ہوئی تھی اور اس سال، نومبر میں ان کے گھر ایک بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ روہت بھی کوہلی کی طرح ٹی-20 کرکٹ سے ریٹائر ہو چکے ہیں لیکن وہ ایک روزہ اور ٹیسٹ کرکٹ میں ہندوستان کی قیادت کر رہے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے بلے باز کیون ولیمسن بھی 2024 میں تیسری بار والد بنے۔ ان کی اہلیہ سارہ رحیم نے 28 فروری 2024 کو ان کی دوسری بیٹی کو جنم دیا، جس کے بعد ان کی زندگی خوشیوں سے بھر گئی۔ کیون ولیمسن کا یہ سال خوشگوار رہا، کیونکہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ مزید وقت گزارنے کے ساتھ کرکٹ میں بھی کامیاب ہو رہے ہیں۔ آسٹریلوی کرکٹر ٹریوس ہیڈ نے بھی 2024 میں والد بننے کا شرف حاصل کیا۔ ان کی اہلیہ جیسیکا ڈیوِس نے نومبر میں ان کے دوسرے بیٹے کو جنم دیا۔ اس خوشی کے بعد ٹریوس کی زندگی اور کرکٹ میں نئی توانائی آئی اور وہ اس وقت بارڈر گواسکر ٹرافی میں شاندار پرفارمنس دے رہے ہیں۔ آخر میں، ہندوستانی کرکٹر سرفراز خان کا بھی ذکر ضروری ہے جو 2024 میں والد بنے۔ سرفراز اور ان کی اہلیہ رومانہ ظہور نے 24 اکتوبر 2024 کو اپنے پہلے بچے کا استقبال کیا۔ سرفراز خان بھارتی کرکٹ ٹیم کا حصہ بننے سے پہلے ہی اپنی زبردست کارکردگی سے سب کی توجہ حاصل کر چکے ہیں اور اب ان کی زندگی میں ایک نیا باب شروع ہوا ہے۔ یہ سال کرکٹ کے میدان میں شاندار کارکردگی کے ساتھ ساتھ کھلاڑیوں کی ذاتی زندگی میں خوشیوں کا بھی پیغام لے کر آیا۔ ان پانچ کھلاڑیوں نے نہ صرف میدان میں کامیابیاں حاصل کی بلکہ والد بننے کے بعد اپنی زندگی میں ایک نئی خوشی کا اضافہ کیا۔

لوہار گلی میں دوکان میں بھیانک آگ لگنے سے

70 تا 80 لاکھ روپیوں کا مالی نقصان

ناندیڑ:25/دسمبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کے لوہار گلی علاقے میں ایک دکان میں آج صبح بھیانک آگ لگنے کا واقعہ رونما ہوا۔ جس میں تقریباً 70 سے 80 لاکھ روپیوں کا نقصان ہونے کی اطلاع دکان مالک نے دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق شہر کے قدیم مونڈھا لوہار گلی میں واقع لکشمی پلاسٹک کے گودام اور نقلی جویلری کی دکان میں صبح تقریباً ساڑھے اٹھ بجے کے وقت آگ لگنے کا واقعہ رونما ہوا۔ اس دکان کے اندر گراؤنڈ میں پلاسٹک کا سامان اور نقلی زیورات کا سامان ذخیرہ کر کے رکھا ہوا تھا۔ اج صبح ساڑھے اٹھ بجے کی قریب دکان کے نیچے حصے میں اگ لگ گئی دکان بند ہونے سے دھواں شٹر اور کھڑکیوں سے باہر نکلنے لگا اس کی اتوارہ پولیس اور فائر برگیڈ عملے کو اطلاع دی گئی۔ اس کے بعد فوری فائر بریگیڈ کا عملہ اور پولیس کی ٹیم یہاں پہنچ گئی۔ دکان کے اندر جانے کے لیے جو شٹر بنا ہوا تھا وہاں پر مکمل طور پر دھواں دھواں تھا اس لیے فائر بریگیڈ کے عملے کو دکان کے عقب میں واقع دیوار کو توڑنا پڑا جس کے بعد وہاں سے بڑی مشکل کے ساتھ دکان میں پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ فائر برگیڈ کے عملے نے فی الفور آگ پر قابو پالیا۔ جس کی وجہ سے اس علاقے میں موجود دیگر دکانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ دکان کا تقریباً 70 سے 80 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ دکان کے مالک جگندر راوسنت راو بوبڑے نے بتایا کہ اس واقعے سے دکان میں موجود 70 سے 80 لاکھ روپیوں کے مال کا نقصان پہنچا ہے۔

'مہرولی آرکیالوجیکل پارک' کے اندر موجود 2 ڈھانچے

مذہبی اہمیت کے حامل، اے ایس آئی نے سپریم کورٹ کو دی جانکاری

دہلی کے 'مہرولی آرکیالوجیکل پارک' میں موجود 2 انتہائی قدیم یادگاروں پر انہدامی کارروائی کا اندیشہ منڈلا رہا ہے۔ یہ دو قدیم یادگاریں ہیں عاشق اللہ کی درگاہ اور بابا فرید کی چلہ گاہ، جو کہ بارہویں اور تیرہویں صدی کے تاریخی ڈھانچے ہیں۔ ان دونوں ڈھانچوں کو بچانے کے لیے ایک عرضی سپریم کورٹ میں داخل کی گئی تھی اور اب اس سے متعلق ایک انتہائی اہم خبر سامنے آ رہی ہے۔ اے ایس آئی نے ان دونوں ڈھانچوں سے متعلق اپنی رپورٹ عدالت عظمیٰ میں پیش کر دی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دونوں ڈھانچے مذہبی اہمیت کے حامل ہیں۔ اے ایس آئی (آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا) نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ مہرولی پارک کے اندر موجود 2 قدیم یادگاریں مذہبی اہمیت رکھتی ہیں، کیونکہ مسلم عقیدت مند روزانہ عاشق اللہ کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں۔ ساتھ ہی بڑی تعداد میں لوگوں کی آمد صوفی سَنت بابا فرید کی چلہ گاہ پر بھی ہوتی ہے۔ عدالت کے سامنے پیش رپورٹ میں اے ایس آئی نے یہ بھی بتایا کہ شیخ شہاب الدین (عاشق اللہ) کی قبر پر ایک نوشتہ موجود ہے جس میں اس کی تعمیر 1317ء میں ہونے کا تذکرہ ہے۔ اے ایس آئی کا کہنا ہے کہ باز آبادکاری اور تحفظ کے لیے ڈھانچہ میں ہوئی تبدیلی نے اس جگہ کی تاریخیت کو متاثر کیا ہے۔ یہ مقبرہ پرتھوی راج چوہان کے قلعہ کے قریب ہے۔ یہ قدیم یادگار اور مقام آثار قدیمہ و باقیات ایکٹ کے مطابق 200 میٹر کے ریگولیٹیڈ ایریا میں آتا ہے۔ اس لیے کسی بھی مرمت، تجدید کاری یا تعمیری کام کو اہل اتھارٹی سے اجازت لینے کے بعد ہی کیا جانا چاہیے۔ اے ایس آئی کی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دونوں قدیم یادگاروں کا عقیدتمند اکثر دورہ کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے عاشق اللہ درگاہ پر موم بتی جلاتے ہیں، جبکہ بری روحوں اور برائی سے چھٹکارا پانے کے لیے چلہ گاہ پر جاتے ہیں۔ ساتھ ہی رپورٹ میں مطلع کیا گیا ہے کہ یہ مقام ایک خاص مذہبی طبقہ کے مذہبی جذبات اور عقیدہ سے بھی جڑا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ عدالت عظمیٰ میں ضمیر احمد جملانا نے عرضی داخل کر دہلی کے مہرولی ا؟ رکیالوجیکل پارک کے اندر موجود صدیوں پرانے مذہبی ڈھانچوں کے تحفظ کا مطالبہ کیا تھا۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) نے تجاوزات ہٹانے کے نام پر ڈھانچوں کو ان کی تاریخی اہمیت کا اندازہ کیے بغیر منہدم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ضمیر احمد نے دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف 8 فروری کو سپریم کورٹ کا رخ کیا تھا۔

کرسمس پر بھی روس بنا بے رحم، یوکرین پر میزائل اور ڈرون کی بارش، تھرمل پاور پلانٹ کو پہنچا شدید نقصان

دنیا جب کرسمس کا جشن منانے میں ڈوبی ہوئی ہے، ایسے میں یوکرین کو اسرائیلی حملے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یوں تو روس لگاتار ہی حملے کر رہا ہے، لیکن ا؟ ج حملہ بڑے پیمانے کا تھا، کیونکہ درجنوں میزائل اور ڈرون کی بارش ہوئی جس نے کئی علاقوں میں تباہی پھیلا دی۔ بتایا جا رہا ہے کہ یوکرین کے انرجی انفراسٹرکچر کو ہدف بنایا گیا ہے اور روس نے تو اس حملے کو 'کامیاب' بھی قرار دے دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق روسی حملے میں یوکرین کے ایک تھرمل پاور پلانٹ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ میزائل حملہ کے درمیان لوگوں نے جان بچانے کے لیے میٹرو اسٹیشن میں پناہ لی۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ روس نے حملہ کرنے کی بات قبول کی ہے اور کہا ہے کہ کرسمس کے دن یوکرین پر اس کا حملہ کامیاب رہا۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے روس کے ذریعہ 70 سے زائد میزائلیں داغے جانے کی بات کہی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کرسمس کے دن قصداً یہ حملہ کیا گیا ہے۔

بالا صاحب تھورات نے بیڑ کے مقتول سنتوش دیشمکھ کے اہل خانہ سے ملاقات کی

قاتلوں اور سازش کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے

بیڑ/ممبئی: بیڑ ضلع کے ماساجوگ گاؤں کے سرپنچ سنتوش دیشمکھ کا بے رحمانہ قتل پورے مہاراشٹر کو جھنجوڑ دینے والا اور انسانیت کو شرمسار کرنے والا واقعہ ہے۔ اس قتل کیس کے ملزمان اور سازش کرنے والوں کو سخت سزا دینے کے لیے حکومت کو فوری اقدامات کرنے چاہیے۔ یہ مطالبہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اور سابق وزیر بالا صاحب تھورات نے کیا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اور مہاراشٹر کے سابق وزیر بالا صاحب تھورات نے آج ماساجوگ پہنچ کر مقتول سنتوش دیشمکھ کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر سابق وزیر اور رکن اسمبلی امیت دیشمکھ بھی ان کے ساتھ تھے۔ بالا صاحب تھورات نے کہا کہ سرپنچ سنتوش دیشمکھ کا قتل انتہائی افسوسناک اور پورے مہاراشٹر کے لیے ایک صدمہ ہے۔ اس قتل کے ذمہ داروں اور سازش کرنے والوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے سخت سے سخت سزا دی جانی چاہیے۔ تھورات نے کہا کہ بیڑ ضلع اور ریاست میں خوف و دہشت پھیلانے والے افراد اور اس واقعے کے اصل ماسٹر مائنڈ کو بے نقاب کرنے کے لیے گہری تحقیقات ہونی چاہیے۔ اس معاملے کی عدالتی تحقیقات کی جانی چاہیے اور فاسٹ ٹریک عدالت میں مقدمہ چلایا جائے تاکہ مجرموں کو سخت سزا ملے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قانون شکنوں پر قانون کا خوف ہونا چاہیے، لیکن بدقسمتی سے موجودہ صورتحال میں انتظامیہ کا کوئی ڈر نظر نہیں آتا۔ بیڈ ضلع میں ایسے کئی واقعات ہو رہے ہیں، لیکن پولیس یہاں تک کہ ایف آئی آر درج کرنے سے بھی گریز کر رہی ہے۔ کانگریس پارٹی مقتول سنتوش دیشمکھ کے اہل خانہ کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس موقع پر سابق وزیر امیت دیشمکھ نے کہا کہ بیڈ اور پربھنی کے حالیہ واقعات مہاراشٹر کی ترقی پسند تاریخ پر بدنما داغ ہیں۔ ان دونوں واقعات میں ملوث مجرموں کو فوری طور پر گرفتار کر کے متاثرہ خاندانوں کو انصاف فراہم کیا جانا چاہیے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔